

## سرکاری رپورٹ (مباحثات)

## تینیسوال اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 19 فروری 2021ء بروز جمعہ بہ طلاق 6 رجب المربج 1442 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔	3
2	چیر مینوں کا پیئن۔	4
3	رخصت کی درخواستیں۔	32
4	ایوان کی کارروائی۔ (اسمبلی چیئرمین اہال کو پولنگ اسٹیشن قرار دینے کے بارے میں تحریک)۔	33
5	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	34

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو  
ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ  
اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن  
سینئرر پورٹر----- حاجی عبدالمحیمد



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 19 فروری 2021ء بروز جمعہ، بمناسبت 6 ربیع الاول 1442 ھجری، بوقت شام 5 بجکر 10 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بزنجو، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب اسپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

﴿پارہ نمبر ۲ سورۃ مُحَمَّد آیات نمبر ۸ تا ۱۱﴾

ترجمہ: ﴿سِمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اور جو لوگ کہ منکر ہوئے وہ گرے مُدْنَه کے بل اور کھو دیئے اُن کے کئیے کام۔ یہ اس لئے کہ اُن کو پسند نہ ہوا جو اُتا را اللہ نے پھر اکارت کر دیئے اُن کے کئیے کام۔ کیا وہ پھرے نہیں مُلک میں کہ دیکھیں کیسا ہوا انعام اُن کا جو اُن سے پہلے تھے ہلاکی ڈالی اللہ نے اُن پر اور منکروں کو ملتی رہتی ہیں ایسی چیزیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ رفیق ہے اُن کا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہیں اُن کا رفیق نہیں کوئی۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔﴾

**جناب اسپیکر:** جزاک اللہ۔ میں قواعد انصباط کا ربوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت ذیل اراکین اسمبلی کو روایں اجلاس کیلئے پیش آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتا ہوں:

- ۱۔ قادر علی نائل صاحب۔
- ۲۔ میر گھر امام گٹی صاحب۔
- ۳۔ مکھی شام لال صاحب۔
- ۴۔ محترمہ شنکلیہ نوید قاضی صاحب۔

**حاجی احمد نواز بلوچ:** جناب اسپیکر صاحب! جسٹس (ر) عبدالرزاق ٹہم اور ہمارے ایم پی اے بانو خلیل صاحبہ کے بھائی سردار عبدالغفور انقال فرمائے ہیں ان کیلئے فاتح خوانی کی جائے۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان (وزیر حکومہ خوارک):** ہمارے law enforcement agencies کے بندے شہید کیے گئے ہیں۔ کوہلو میں واقعہ ہوا ہے۔ ہوشاب میں ہوا ہے اور اسی طریقے سے مختلف جگہوں پر ہوا ہے۔ ہم ان کے بزرگانہ حملوں کی مذمت کرتے ہیں اور ان کیلئے بھی دعا کی جائے۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** جناب اسپیکر! سینیٹر مشاہد اللہ خان بہت بڑا نام تھا انکی بڑی خدمات ہیں ان کیلئے بھی فاتح خوانی کی جائے۔

**جناب اسپیکر:** سب مرحومین کیلئے دعا کی جائے۔

(دعاۓ مغفرت کی گئی)

**جناب اسپیکر:** جی جان جمالی صاحب۔

**میر جان محمد خان جمالی:** جناب اسپیکر اسمبلی میں بحث مباحثہ بھی ہوتا ہے Argument بھی ہوتی ہے کبھی ہمیں تاریخ کے آئینے میں بھی کچھ بتیں کرنی چاہئیں۔ تو میں شاء سے کہہ رہا تھا کہ یا! یہ دیکھا آپ نے پچاس سال پہلے کہا گیا تھا۔ کہتا ہے ہاں میں نے بھی پڑھا ہے۔ تو یہ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کیلئے کیونکہ آپ کی نسل جو ہے وہ بالکل ہمارے بعد والی ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی جان جمالی صاحب بسم اللہ کریں۔

**میر جان محمد خان جمالی:** 17 فروری 1971ء، دسمبر 1970ء میں adult franchise کی basis پر ایکشن ہوئے تھے پاکستان میں تکمیل خان کے مارشل لاء کے دور میں تزوہ جو رزلٹ آئے اس میں عوامی لیگ نے ایسٹ پاکستان کو جیت لیا تھا ایسٹ پاکستان میں 60 سے زیادہ سیٹیں لے لی تھیں بلکہ 70 سے زیادہ ذوالقدر علی

بھٹو صاحب کی پارٹی بیپز پارٹی نے تو ایک اجلاس بلا یا جا رہا تھا ڈھا کہ میں تو اس میں ذوالفقار علی بھٹونے انکار کیا تھا جانے سے کہ وہاں آئیں بنے گا ہماری حیثیت کوئی نہیں ہوگی، مطلب مغربی پاکستان کی تو اس تناظر میں میں بات کر رہا ہوں۔ تو اُس وقت نواب اکبر خان بگٹی کے حوالے سے ایک بیان آیا تھا 17 فروری 1971ء کو۔ یہ میں پڑھ کر سناتا ہوں، یہ تاریخی باتیں ہیں آپ کی ادھر ریکارڈ کا حصہ بننا چاہیے:

Mean while as reported Agency in Karachi, Nawab Muhammad Akbar Khan Bugti said that the recent move of Mr.Z.A. Bhutto was calculated to separate the two wings of the country.

ٹھیک ہے جی۔

Adding that this may be big powered politics. He said the P.P Chief feels that if he can not be the Prime Minister of Pakistan, he should be the Prime Minister of West Pakistan.

تاریخ کے حوالے سے وہ چیزیں پھر سب سامنے آگئی تھیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جناب اسپیکر! اور میرے معزز زار اکیمن کے عوامی لیگ کے ہم 6 پوائنٹس سے انکاری تھے۔ ہم نہیں تھے، زیادہ تو وہ لوگ تھے جو آج اٹھا رہوں ترمیم کے بعد آپ 6 کیا آپ کے 8 پوائنٹس سے بھی زیادہ نکل گئے ہیں۔ تاریخ بڑی بے رحم ہے یہ سب چیزیں نوٹ کریں اور یاد کریں کہ اُس وقت بھی بلوچستان کے ایک سیاسی قائد، لیڈرنے ایسی بات کہہ دی تھی جو پیش خیمه کبی ایسے بات کا جو بعد میں سچ ثابت ہو گئی۔ شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ جان جمالی صاحب۔ جی زیرے صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم نویعت کے نقطے کی جانب مبذول کرتا ہوں کہ کل کوئی واقعہ ہوانوالی میں، ایک نوجوان صحبت خان کا کڑکو شہید کیا گیا۔ اس میں ہماری پارٹی کے علاقائی سیکرٹری ملک فرید زخمی ہوا اس کے کزن محمد اشرف، اسد خان، حاجی فضل آکا۔ آج پورا دن انکے لواحقین نے لاش ایئر پورٹ روڈ پر رکھ کر احتجاج کیا۔ جناب اسپیکر! یہ پوری ایک صورتحال کوئی شہر میں ڈرگ مافیا، دہشتگرد، سماج دشمن عناصر اور لینڈ مافیا نے نہ صرف کوئی شہر کو یغماں بنایا ہے اور بالخصوص نوال کلی، سرہ غرگنی اور گردو نواح کے علاقوں کا، اور اسی طرح قلعہ عبداللہ پشین اور باقی علاقوں میں وہ لوگ مسلح گھومتے ہیں ان کے پاس کلانکوف ہوتے ہیں گاڑیاں ہوتی ہیں ان کا پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ پولیس ان کے سامنے بے بس ہے۔

صلحی انتظامیہ ان کے سامنے بے بس ہے جو چاہیے وہ کریں، یہاں حکومت نام کی کوئی چیز یہاں موجود نہیں ہے۔ گورنمنٹ کارٹ (writ) مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے۔ یہ کیسی حکومت ہے کہ، لوگ لائیو ڈی یو چلار ہے ہیں کہ فائزگ ہورہی ہے سب نے دیکھا ہے۔ لیکن حکومت بیٹھی ہے ٹس سے مس نہیں ہورہی ہے، کل ایک نوجوان صحبت خان کو شہید کیا گیا، اسی طرح پیشین میں ہورہا ہے۔ قلعہ عبداللہ میں ہورہا ہے، اور الائی میں ہورہا ہے ہمارے بلوچ بلیٹ میں ہورہا ہے ہم نے بارہا اس ہاؤس میں نشاندہی کی ہے کہ حکومت کہاں ہے کون ان لوگوں کے بیچھے ہیں وہ کارڈ دکھاتے ہیں اور ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! یہ کیسی ریاست ہے؟ یہ ملک اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ کوئی شہر کے اندر لوگوں پر سر عالم گولیاں برساتی جاتی ہیں۔ لائیو ڈی یو چلاتے ہیں لیکن نہ پولیس کا کوئی وہاں بس چلتا ہے نہ لیویز کا نہ ڈی سی صاحب کا نہ کمشنر صاحب کا پتہ نہیں کن کا ہاتھ ان لوگوں کے اوپر ہے یہ لوگ ان کو پرموٹ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ ان سیاسی لوگوں کو counter کئے جاسکیں۔ لہذا ان کو free hand دیا گیا ہے جو چاہے وہ کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو یا وزیر داخلہ کو، یا آئی جی کو آجانا چاہیے تھا، یہاں سیکرٹری ہوم کو آنا چاہیے تھا۔ گلیری خالی پڑی ہوئی ہے آپ کے چند ایک سیکرٹری صاحب ان تو بیچارے آجاتے ہیں باقی کوئی نہیں آتا۔ میں سمجھتا ہوں جناب اسپیکر! کل کا جو واقعہ ہوا ہے نواب کلی میں ترین شہر میں ہوا ہے، صحبت خان کو شہید کیا گیا ہے ان چار کمزون رخی ہیں ہمپتال میں پڑے ہوئے ہیں مرگ وزیرت کی پوزیشن میں ہیں۔ جناب اسپیکر! اس واقعے کی گلی طور پر ایک کمیشن بنایا جائے اس کوئی شہر میں یہاں جو قبضہ ہورہا ہے جو لینڈ مافیا ہیں، اس کے حوالے سے حکومت strictly اقدامات کرے تاکہ کم از کم لوگوں کو چین اور سکون نصیب ہو سکیں۔ جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی ثناء بلوچ صاحب۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** Thank you بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میرے دوست نے بھی بات کی محترم جان محمد جمالی صاحب شاید بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے پرسوں کے ڈان اخبار کا حوالہ دیا اس میں ایک بڑا اچھا سیریز ہے جس میں وہ history کو جو چھاس سال پہلے چالیس سال پہلے جو اہم واقعات رونما ہوئے تھے ان کو دھراتے ہیں اس وقت جنوب اکبر خان گٹھی صاحب کی شیخ مجیب الرحمن صاحب کے ساتھ ڈھا کہ میں ہونے والی اس ملاقات کا ایک مختصر ساختہ کہ شاید وہ پرسوں ڈان اخبار میں چھا تھا میں نے بھی دیکھا تھا تو جناب جمالی صاحب نے اس کا ذکر کیا اس میں اُنہی مایوسیوں کی اُنہی حالات کی نقشہ کشی کی گئی پھر اسی بنیاد پر کہا گیا تھا کہ نواب اکبر خان گٹھی نے پورے بلوچستان کی behalf پرشیخ مجیب الرحمن سے کہا کہ ہم

آپ کے چھنکات اور آپ کے گیارہ نکات ہم دونوں کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ آپ کے ساتھ بہت زیاد تیار ہو رہی ہیں۔ آپ کے ساتھ بدحالی ہے آپ کے وسائل آپ کے دسترس میں نہیں ہیں آپ کے اپنے وطن پر جو آپ کا مغربی پاکستان ہے مشرقی پاکستان میں آپ کو اختیارات تفویض نہیں کئے گئے۔ یہ وہی حالات چھپا سال پہلے میرے خیال جان محمد جمالی صاحب نے اسی لئے اس کو ڈھرا یا کہ ہمارے پاس تاریخ سے ہم نے کبھی سبق نہیں سیکھا۔ آج بلوچستان تاریخ کے جن حالات سے گزر رہا ہے ہمارے آباؤ اجداء بھی شاید نہیں دیکھا ہو گا وقت تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ جدت آگئی پوری دنیا میں لوگ آسمان پر اپنے لئے زمین تلاش کر رہے ہیں سیاروں میں نئے نئے علاقوں میں جدید technologies ہوئی ہیں لیکن جناب والا! آج بلوچستان کی صورتحال یہ ہے کہ بد امنی ایک دفعہ پھر بلوچستان کے گلی کوچوں میں سراٹھا رہی ہے۔ ہر گلی کوچے میں پھر بم دھماکے روزانہ کا معمول بنتے جا رہے ہیں۔ جناب والا! آج ہماری مائیں بہنیں بیٹیاں جن کے سر پر ہمیں دو پڑھ رکھنا چاہیے تھا یہ اسمبلی اس پر واضح موقف اختیار کرتی اور وفاقی حکومت سے بات کرتی آج وہ اپنے سر کی چادر گھر پر رکھ کر آج اسلام آباد کے چورا ہوں میں پولیس کی لاٹھیوں کا شکار ہو رہی ہیں اپنے لاپتہ فرزندوں اور بچوں کے لئے۔ آج جناب والا! بلوچستان کے اندر میں آپ کو کیا بتاوں کہ تاریخ میں بلوچستان کے لوگوں نے اتنی بد صورت زندگی کبھی نہیں دیکھی تھی دس ہزار کے قریب بلوچستان کے ملازم میں اس وقت مجھے پتہ نہیں کون ہیں وہ تنخوا ہوں سے محروم ہیں۔ میں آپ کو گن کے بتاتا ہوں BDA کے سات سو کے قریب ملازم میں گزشتہ سات سے آٹھ ماہ تک۔ خدا واحد و شاید ہے ایک ہفتہ قبل میرے گھر میں ایک معزز شخص آیا آج صحیح بھی ایک آیا تھا کہتا ہے 28 ہزار روپے میری گیس کابل ہے اس کی سفید پوشی دیکھتے اس کی وہ وضع نگاری دیکھتے ہوئے۔ ایک بلوج وہ کہتا ہے کہ آٹھ ماہ سے مجھے تنخوا نہیں ملی ہے۔ میں اپنی بوڑھی والدہ کے لئے دو ایسا نہیں لے سکتا۔ اپنے معصوم بچوں کو ہم دو دھنیں پلا سکتے۔ ایک حکومت کا فرض یہ ہوتا ہے کہ جب آپ کا کسی محلے میں کوئی مسئلہ ہو آپ سات سے آٹھ ماہ نہیں بلکہ آپ سات سے آٹھ گھنٹے میں اس مسئلے کو حل کریں BDA کے سات سو ملازم میں تنخوا ہوں سے محروم جناب والا! لوکل گورنمنٹ میں ہماری جتنے میونسل کار پوری شہر ہیں جتنی لوکل کونسلز ہیں پانچ ہزار سے زیادہ ملازم میں کی پانچ ماہ سے تنخوا ہیں بند ہیں۔ مجھے پتہ نہیں ہے اگر دو وزارتوں کے درمیان وزیر اعلیٰ اور وزراء کے درمیان اگر کوئی اختلاف رائے ہے اس کو اپنے گھر میں بیٹھ کر حل کریں پورا بلوچستان کے بچے ان کے بچان کی مائیں ان کی بیویاں ان کے بچے کیوں نان شبینہ کے محتاج ہوں کیوں فاقہ کشی کریں کہ آپ اپنی فائلوں کو یہاں وقت پر نکال نہیں سکتے یا آپ لوگوں کا ذاتی گھر کا جھگڑا ہے Global Partnership کی

بچیاں ادھر آئی، لائلہیاں انہوں نے کھائیں اپنے معمصہ دودھ پیتے چوں کے ساتھ ان کو یہاں گاڑیوں میں ڈال دیا گیا تھا نے کورٹ کچھری لیجائے گئے ان کے ساتھ بیٹھ کے زبانی وعدہ کیا گیا کہ جناب والا! ہم آپ permanent کرینگے آج وہ بچیاں اور عورتیں دوبارہ جناب والا! اپنا دوپٹہ گھر میں چھوڑ کر دوبارہ سرکوں پر آگئی ہیں پندرہ سو teachers Global Partnership کے جو ہیں جن میں مردا و خواتین شامل ہیں وہ گزشتہ آٹھ نوماہ سے تنخوا ہوں سے محروم ہیں۔ جناب والا! الیڈی ہیاتھ ور کرز جو آپ کے ہسپتاں میں ہیں ان کی بہت بڑی contribution basic health میں ہے primary health میں یہ گزشتہ آٹھ نوماہ سے یہ پورے بلوچستان میں ہزاروں کی تعداد میں تنخوا ہوں سے محروم ہیں C&W کے 361 ملازمین کے حوالے سے یہاں رونگ آئی یہاں بات بھی کی انہوں نے وہ وہاں دوبارہ سراپا احتجاج ہیں۔ ان کے گھروں میں بھی اکثر فاقہ کشی ہے اس کو چھوڑیں میرے خیال میں ایک سنجیدہ حکومت ہوتی آج صرف یہ بحث نہیں ہوئی چاہیے کہ ہم نے اس کو پولنگ Declare کرنا ہے سینٹ کے لئے بلوچستان میں خلک سائی کے بادل منڈلا رہے ہیں بلوچستان میں ایک بھوک افلس اور پیاس کا ایک بہت بڑا ایک نیا cycle ایک نیا دور آنے والا ہے لیکن یہ حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی ہے۔ اُپر سے جناب والا! کیا کردیا گیا یہاں اس اسمبلی میں وہاں بیٹھے ہوئے تھے معزرا کین میں کسی کا نام نہیں لوٹا گیا یہاں اسمبلی میں بھی وعدہ کیا اور وہاں باہر بیٹھ کے کہا کہ جی پانچ سے چھارب روپے ہمارے اکاؤنٹ میں پڑے ہیں، ہم کل transfer QESCO کو کر دینے گے جو بھلی کی مد میں حکومت بلوچستان کے واجب آدا ہیں وہ آپ نے اُدھیں کیتے۔ آج پورے بلوچستان میں جناب والا! بھلی بند ہے دو سے تین گھنٹے بھلی مہیا نہیں ہے لوگوں کو پینے کا پانی نہیں مل رہا یہ کیسی حکومت ہے۔ حکومت اگر اسی کا نام ہے تو جناب والا! لوگ تو دعا کرینگے کہ حکومت ہی نا ہو خدا کسی کی حکومت ہی نا رکھے کہ اگر پہلے لوگ بغیر حکومت کے اس طرح زندگی سے دوچار نہیں تھے اس سے اور بڑھ کے اس Forum پر ہم جیسے معزرا کین نے سب نے بارہا یہ نشاندہی کی کہ بلوچستان کے شہر اور گلی کوچے اور سڑکیں بھتہ ستان بن چکی ہیں۔ ہم نے ویڈیو ز دکھائیں ہم نے یہاں قراردادیں پیش کیں کسی نے ہماری بات نہیں سنی باہر کے جرنلسٹ گئے انہوں روپوٹ کر کے بلوچستان کی کیا عزت رہ گئی ہے۔ جناب والا! آپ نے پورے بلوچستان کے اداروں کے رگوں میں کرپشن کا خون ڈال دیا ہے۔ پلیس اس میں شامل ایف سی، اس میں شامل ایکساائز والے شامل، لیویز والے شامل سب کو یہاں پہنچے اور ہمارے ادارے ہیں ان کو راست پرانا ان سے جو کام ان کو تغییر کیا گیا تھا وہ ہماری حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جب حکومت اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتی تو جناب والا! ہر کسی نے،

آپ شام کو جائیں establish check post تو غیر قانونی ہے اس کی گنجائش ہی نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر کہتے ہیں establish check post سے ہٹ کے جس کے پاس گھر میں بندوق ہے، جناب والا! رات کو کالی وردی پہن کے ایک ڈرم رکھ کے گاڑیوں کا راستہ روکتا ہے دوسروں یہ چار سو دیدویہ بلوچستان کی صورتحال بن گئی ہے کوئی شریف شہری اپنے گھر سے نکل نہیں سکتا پتہ نہیں ہوتا ہے law enforcement agencies ہیں کون سے ادارے ہیں کہاں کی یہی باتیں ابھی ابھی جیسے جان جمالی صاحب نے کہا۔ جناب والا! میں تو کہتا ہوں شیخ مجیب الرحمن کا جو مشرقی پاکستان تھا اس میں اس طرح کے حالات نہیں تھے۔ اس سے بڑھ کر میں جناب والا! آپ کی توجہ دلاتا ہوں جو ساری ترقی کا عمل ہے ٹھیک عدالتوں میں ہم سب گئے سارے ممبران گئے کہ آپ صاف اور شفاف طریقے سے پی ایس ڈی پی ادھر لے آئیں جو پی ایس ڈی پی ہمارے بچوں کو تعلیم دے سکے ایسی پی ایس ڈی پی جو بلوچستان میں پینے کے پانی کا مسئلہ حل کر سکے ایسی پی ایس ڈی پی جو بلوچستان کے لاکھوں بیرون گارنو جوانوں کے لئے روزگار کا ذریعہ بن سکے ایسی پی ایس ڈی پی نہیں کہ ایک ایک ڈسٹرکٹ میں دس دس ارب لے گئے ہیں کسی کو پتہ نہیں ہے کہ وہ کس چیز پر لگیں گے کس کے کہنے پر کیسے ہیں۔ اس اسمبلی کے کہنے پر اس اسمبلی کی مشاورت سے نہیں ہوئے ہیں یہ صوبہ اپنی تاریخ کی بد صورت دور سے گزر رہا ہے ہم شرما تے ہیں۔ ہم جب جاتے ہیں بلوچستان میں اپنے گھر علاقوں میں خدا واحد شاید ہے لوگوں نے ہمیں منتخب کیا ہے ہم اس حکومت کے منتخب کردہ نمائندے نہیں ہیں لوگوں کو پتہ نہیں ہے ٹرانسفارمر نہیں ہیں پینے کے لئے صاف پانی نہیں ہے ہسپتالوں میں ادویات نہیں ہیں میں کرپشن کا ذکر نہیں کرنا چاہتا کیا صورتحال ہے اس وقت دس سے پندرہ senior level کے آفسران وہ بیچارے بھگت رہے ہیں پتہ نہیں کس کی غلطی ہے صوبے ملک ایسے چلتے ہیں علاقے ایسے چلتے ہیں اچھی حکمرانی اس کو کہتے ہیں؟ یہ جو کرونا کی مد میں ساڑھے چھارب روپے کا کیا ہوا جناب والا! بیس کروڑ روپے کے ڈبے خریدے گئے free fabricated containers کنٹینرز وہ جا کے تفتان میں رکھ دیئے۔ ان میں کسی جانور کو بھی چھکھنے کے لئے رکھ دیں اس کے بعد وہ بھی ہو کے آپ کھالیں انسان تو اپنی جگہ پر ہے بیس کروڑ روپے guards کے لئے میرے گھر کے سامنے لا کے رکھ دیا ایک پچھلے گھر کے سامنے یہ بلوچستان کا رکھ دیا آپ کے free fabricated containers جو نجگانے کے لئے رکھ دیں آج بھی ہسپتالوں پیسے ہے ساڑھے چھارب روپے کا حساب نہیں آج بھی ہسپتالوں میں ٹرانسفارمر تک نہیں ہیں آج بھی ہسپتالوں میں injections تک نہیں ہیں آج بھی ہسپتالوں میں ڈسپرین کی ایک گولی تک available نہیں ہے۔ آج بھی بلوچستان کے لوگ مجبور ہیں سڑکوں کا شاہراہوں کا کیا حال ہے۔ میں نے اس دن بھی کہا تھا ان خوفی

شہر را ہوں کے حوالے سے جناب والا! حکمرانی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے، ہم نے پہلے دن کہا تھا کہ خداوند تبارک تعالیٰ نے یا جس نے بھی آپ کی قسمت میں حکمرانی لکھی ہے وہ آپ کو نصیب ہو۔ لیکن کم از کم اس صوبے کے درد اور غم میں ہمیں آپ شریک کریں آپ ایسے تو نہیں ہیں کہ جی بلوچستان کو آپ اتنی بے راہ روی سے چلا کریں بلوچستان کو ایک ایسے حالات میں چلا کریں جہاں یہ صوبہ روز بروز ایک بہت بڑی گہری کھائی کی طرف بڑھ رہا ہو اس بلوچستان کو آپ بڑی دلدل میں دھکیل رہے ہوں آپ ایک ایسا نظام چھوڑ کر جائیں گے جناب والا! ہم سب یہاں سے جائیں گے لیکن جو بلوچستان آج جتنی بدحالتی کی طرف جا رہا ہے جتنی دلدل میں جا رہا ہے یہ کل آنے والے لوگوں کے لئے مسئلہ ہو گا۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ ثناء بلوچ صاحب۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** ہم ان لوگوں کو بتا دینا چاہتے ہیں جناب والا۔۔۔

**جناب اسپیکر:** point of order پر اتنی لمبی تقریر نہیں ہو گی۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** سر! ایک منٹ، دیکھیں بلوچستان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ بلوچستان کے لوگ پر تشدید ہیں بلوچستان کی بدآمنی کی بات کرتے ہیں بلوچستان میں کوئی بدآمنی نہیں چاہتا لیکن بلوچستان میں روزگارنا ہو، بلوچستان میں پینے کا پانی نا ہو، بلوچستان کے ہپتا لوں میں ادویات نا ہو، بلوچستان کے ایک لاکھ گھرانے یہ جناب والا دس ہزار ملاز میں ضرب دیں فی گھر انہ دس بندوں پر ایک لاکھ لوگ بلوچستان میں اگرفاقہ کشی پر مجبور ہوں تو اس بلوچستان میں کیا آپ کے خیال میں گلاب کے پھول کھلیں گے تو یہاں مایوسی ہو گی یہاں یہ پریشانی ہو گی جو selected ہیں جو جناب نو رحمت مذکور (وزیر مکملہ پی ایچ ای) کیا ہے اس کے مطابق چلا کریں۔

**جناب نو رحمت مذکور (وزیر مکملہ پی ایچ ای):** آج کا جواب اینڈ ایس کے مطابق چلا کریں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** بلوچستان کا اینڈ ایس کیا ہے بلوچستان میں اینڈ ایس کیا رہ گیا ہے۔

(مداخلت، شور، شور)

**جناب اسپیکر:** ثناء بلوچ صاحب! thank you آپ نے بہت زبردست باتیں کیں، جی ثناء بلوچ صاحب point of order پر اختر لانگو صاحب، چھوڑ دیں باتیں کرنے دیں، جی اختر لانگو صاحب (مداخلت، شور) جیسے مرضی ہے پاریمانی لیڈر ہیں آپ اس کو دیدیتے ہیں لیکن پہلے آپ نے

لیکن پھر ایجاد کے پر آ جاتے ہیں، آپ نے پہلے کر دیا ہے نال جواب بھی کر دیا تو کھڑے ہو گئے آپ۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** جناب اسپیکر صاحب! شکریہ میرے خیال میں میں ایک موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں گزشتہ دو تین اجلاسوں میں جو مسلسل جس کا تذکرہ بھی ہوتا ہے اور یہاں آپ کی روشنگ بھی آ جاتی ہے لیکن اس کے باوجود اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا گزشتہ دو اجلاسوں میں جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے اجلاس میں اصغر ترین نے بلوچستان میں بھلی کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ جو پورے بلوچستان کی بھلی کم کر کے تین گھنٹے کر دی گئی تھی آپ کی روشنگ آئی اس کے بعد آپ نے چیف لیکسکو کو بُلایا اور حکومتی اراکین ہمارے اپوزیشن کے ارکان ان کے درمیان ایک میٹنگ ہوئی جس میں یہ کہا گیا کہ حکومت نے ان کے لئے چھارب روپے رکھے ہیں جو بھلی کے بقا یا جات۔۔۔

**جناب اسپیکر:** یہ باتیں ہو گئیں یہ نہ ا بلوچ صاحب نے کہہ دیں۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** جناب اسپیکر صاحب! اگر یہ باتیں ہو گئی ہیں تو بھلی کیوں بند ہے پورے بلوچستان کی بھلی کی بجائی۔۔۔

**جناب اسپیکر:** آج تو ایجاد نہیں ہے لیکن چیف منسٹر ہیں ہم ان سے پوچھیں۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کا کوئی اس وقت اہم مسئلہ نہیں ہے، لوگوں کے گھروں میں پینے کا پانی نہیں ہے، پورے بلوچستان کو صرف تین گھنٹے بھلی مل رہی ہے اس سے پہلے چھ گھنٹے بھلی ملتی تھی۔

**جناب اسپیکر:** سیکرٹری صاحب! چیف سیکرٹری صاحب کو letter لکھیں، جی بس اس کو کرتے ہیں یہاں آپ کے فلور پر وعدہ بھی کیا گیا کہ within one week پیسے دیدیں گے۔ کیوں نہیں دیا اس کا جواب دے دینا ہے نہیں دینا ہے یہ کیا کہانی ہے، جی بھلی کے علاوہ بھلی کا ہو گیانا۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** اسپیکر صاحب! دیکھیں گزشتہ میٹنگ میں آپ لوگوں نے کہا کہ ایک کمیٹی بنائیں گے سردار یار محمد رند صاحب نے باقاعدہ انہوں نے کہا چونکہ میں وزیر اعظم کا advisor ہوں بھلی اور گیس کے حوالے سے صوبے کی ایک مشترکہ کمیٹی بناتے ہیں ہم وفاق سے بھی ملتے ہیں لیکن اس وقت تک جناب اسپیکر! جب یہ مسئلہ حل ہو جائے اسی فلور پر نیش نے میرے خیال میں کہا کہ پی ایس ڈی پی میں چھارب روپے۔۔۔

**جناب اسپیکر:** یہ ہو گیا ہے دوسرے point پر آ جائیں۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** کل اس نے فناں نظر سے بات کیا اس نے یہ کہا کہ ہمارے پی ایس ڈی پی میں ایک پائی بھی نہیں ہے اس فلور پر غلط بیانی کی جاتی ہے اور تسلی دی جاتی ہے میں کہتا ہوں اگر۔۔۔۔۔

**جناب اسپیکر:** وہ ہو گیا ناں ابھی پوچھ رہے ہیں کہ بھئی یہ کیا کہا نی ہے۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** میں کہتا ہوں کہ اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے لیکن کمیٹی کی تشکیل سے پہلے آپ کی۔۔۔۔۔

**جناب اسپیکر:** سردار یار محمد رند صاحب آجائیں پھر کرتے ہیں کوئی۔۔۔۔۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** جناب اسپیکر! آپ کی رو انگ آجائی چاہیے۔

**جناب اسپیکر:** آج تو اسمبلی کا ہال حوالے کرنا ہے بعد میں کر لیتے ہیں رو انگ سے تھوڑی ہوتا ہے ایک دفعہ وہ پسیے تودیدیں۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** جناب اسپیکر! ہال تو ایک منٹ میں ہم آپ کے حوالے کر دینگے اس میں پولنگ ضرور ہو گی لیکن آج موقع ہے کہ ہم بول رہے ہیں کہ بھلی کا مسئلہ حل کیا جائے اس کمیٹی کو تحریک کیا جائے۔۔۔۔۔

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب! انہوں نے کہہ دیا ہے نا وہ روپورٹ آجائے دیکھتے ہیں کہ کیوں پسیے نہیں دے رہے ہیں دینے ہیں یا نہیں، جی اختر لانگو صاحب۔

**میرا ختر حسین لانگو:** thank you جناب اسپیکر، جناب اسپیکر! میں آپ کے توسط سے کوئی کام ایک انتہائی

اہم مسئلہ ہے جو کافی عرصے سے کوئی کے لوگ یہاں رہنے والے لوگ اس عذاب میں مبتلا ہیں۔ آپ کی اور اس

ایوان کی توجہ میں اس طرف مبذول کرنا چاہونگا جناب والا! کوئی میں جیسے ابھی تھوڑی دیر پہلے نصر اللہ زیرے

صاحب لینڈ مانیا کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔ یہاں ایک تو لینڈ ما فیا ہے دوسرا وہی کام سر کار خود بھی کر رہی

ہے جناب والا! اب کوئی شہر میں دو بڑی کالونیاں ہیں، جو نیز استمنٹ کالونی، وحدت کالونی اور تیسری

جی او آر کالونی ان کے حوالے سے اسی اسمبلی فلور پر 2005ء میں ہم نے قرارداد پاس کی تھی کہ ان کو مالکانہ حقوق

دیکر مزید کالونیاں بنائی جائیں۔ تو جناب والا! چاہیے کہ مزید کالونیاں بنانے کے اب گورنمنٹ نے دوبارہ شاید

کوئی proposal بھیجا ہے ان کالونیوں کو demolish کر کے اور ان کی جگہ پر نئے فلیٹ بنانے کے پتے نہیں

کالونیوں کی بنیاد دا لے کیونکہ یہ تین کالونیاں جو بنی ہیں ایک انگریز کے دور کی بنی ہوئی ہے جو نیر اسٹینٹ کالونی اور دوسرا ایوب خان کے دور میں 1960ء میں وحدت کالونی کی بنیاد رکھی گئی ہے جب ون یونٹ ہوا کرتا تھا۔ اس وقت جناب والا! کوئی میں ملازمین کی تعداد چند ہزار تھی آج کوئی میں جو گورنمنٹ کے employees ہیں سیکریٹریٹ کے ہوں یا دوسرے حکاموں کے ہوں وہ لاکھوں میں ہے تو جناب والا! ویسے اس وقت کوئی شہر میں، ملازمین کی accommodation کا ایک بڑا مسئلہ ہے تو بجائے اس کے کہ ان کالونیوں کو demolish کر کے ان میں رہنے والے مکنیوں کو بے گھر کیا جائے تو میری یہ request ہے کہ جو قرارداد اس honourable House نے پاس کیا 2005ء میں جس کا محرك بھی میں خود ہوں اس قرداد کو سامنے رکھتے ہوئے اسی کو base کرنی زمین acquire کر لیں۔ کوئی شہر میں ابھی گنجائش ہے کوئی کے اطراف میں گنجائش ہے اس شہر کو پھیلانا چاہیے بجائے اس کو ہم ایک ہی کوزے میں بند کرنے کی بجائے اس میں ٹریک کے مسائل ہیں باقی چیزیں ہیں۔ تو اس شہر کو پھیلا کے سائیڈوں میں جو کوئی کی اس میں زمین acquire کر کے نئی کالونیاں بنائی جائیں۔ اب دوسرا جو ظلم کوئی کے شہریوں کے ساتھ جناب اپنیکر! ہو رہا ہے میں اپنے ساتھیوں کی توجہ بھی اس میں چاہونگا وہ جناب والا! DHA کا ایک Act یہاں منظور کیا گیا۔ زبردستی گن پونٹ پر لوگوں کی زمینیں چھین کے DHA کا حصہ بنائی گئیں وہ اللہ کی مہربانی کہ ہائیکورٹ کا اس میں ایک Judgement آگیا تھوڑا سا لوگوں نے سکھ کا سانس لیا اب جناب والا! کوئی میں جو کاروباری حضرات ہیں خاص کراس وقت جو شوروم کا کام کرنے والے لوگ ہیں۔ پورا کوئی شہر میں جناب والا! لوگوں کے اربوں روپے کی properties لوگوں نے خرید کر شوروم بنائیں۔ کوئی سٹی کے اندر پانچ دس ہزار فٹ زمین جن کی قیمت کروڑوں، اربوں روپے ہے وہ لوگوں نے خرید کر اپنے شوروم مزکھوں دیئے۔ اب سینکڑوں کی تعداد میں ان شوروم میں کام کرنے والے، یہاں بنس کرنے والے ان شوروم کے ملازمین کی روزی، روتی، اس گورنمنٹ نے بند کی ہے۔ روزانہ DC جا کر بلا وجہ نہ اسکے پاس کوئی گورنمنٹ کی authority ہے۔ نہ گورنمنٹ کا کوئی فیصلہ ہے۔ نہ کوئی notification ہے نہ کوئی order ہوا ہے کہ انتظامیہ والے ان شوروم کو سیل کر دیں۔ لیکن DC صاحب اور اس کا محسنیہ جا کر اس نے تمام شہر کے شوروم سیل کر دیئے ہیں۔ نہ ہی ان کو تباہ جگہ دی گئی ہے۔ سیل کس لیے کیا گیا ہے جناب والا! ان شوروموں کو۔ کیونکہ DHA یا کنٹونمنٹ بورڈ نے سروے 144 کے ساتھ ایک زمین acquire کی تھی۔ جس میں انہوں نے شوروم بنائ کر کروڑوں کے دام بیچے۔ ان شوروموں کو کامیاب کرنے کے لیے یہاں سینکڑوں لوگوں کو یہ زگار کیا گیا جناب اپنیکر! سینکڑوں

لوگوں کے کاروبار کو جتاب کیا گیا جتاب والا! اب وہ شوروم بھی وہ کٹائی میں پڑ گئے۔ جس شخص سے وہ زمین خریدی گئی تھی اس نے کورٹ میں stay لیا کہ اس کو لئنٹونمنٹ بورڈ نے payment نہیں کی۔ اب جتاب والا! اس کا فیصلہ پتہ نہیں کہب آئے گا۔ لیکن کوئی شہر کے جو ملکیں ہیں یہاں کے جو کاروباری لوگ ہیں۔ ان کے ساتھ جو ان شورومز میں کام کرنے والے غریب ملازمین ہیں۔ ان کی پیٹ پر آپ نے لات مار دیا۔ ایک verbal ٹیلی فون پر پتہ نہیں کہاں سے۔ کسی آسمانی مخلوق کا ایک ٹیلی فون آیا ڈپی کمشنر صاحب کو اگر گورنمنٹ نے بند کیا ہے گورنمنٹ کا کوئی فیصلہ ہے تو ہمیں ہمارے honourable ووزراء صاحبان بیٹھے ہیں تو ہمیں کوئی notification دکھادیں۔ جس میں گورنمنٹ نے notify کیا ہے کہ شہر کے تمام شورومز کو سیل کیا جائے جتاب والا! ڈی سی صاحب نے جو شوروم سیل کیے ہیں وہ کہتا ہے کہ ہائیکورٹ کا آرڈر ہے۔ شوروم والے اپنی application وکلاء کو لے کر ہائیکورٹ کہتا ہے کہ میں اس بارے میں بے خبر ہوں نہ میں نے کوئی آرڈر کیا ہے نہ اس issue کے ساتھ میرا کوئی تعلق ہے اب جتاب والا! یہاں سے ہائیکورٹ کا نام لیا جا رہا ہے ہائیکورٹ نے اس حوالے سے کوئی judgement نہیں دیا ہے۔ نہ ہائیکورٹ نے اس حوالے سے کوئی فیصلہ کیا ہے۔ اب یہ کون سی خلائی مخلوق ہیں یہ کونسے باش روگ ہیں جن کی ایک ٹیلی فون پر DC صاحب نے پورے کوئی شہر کے کاروبار کو بند کر دیا۔ ان شورومز پر کروڑوں روپے لوگوں کے لگے ہوئے ہیں، کروڑوں روپے کی ان کی گاڑیاں ان شورومز میں کھڑی ہیں جنکے دروازے سیل کر دیے ہیں یہ پہچلے 8-6 ماہ سے بند پڑے ہیں۔ اور اربوں روپے کی ان کی پر اپرٹی ہے وہ ایک ڈی سی صاحب کے تالا اور ایک مہر کی وجہ سے بند پڑے ہیں تو جتاب والا! اس کا میں حکومت سے جواب چاہوں گا کہ یہ شوروم کیوں بند کیے گئے ہیں کس آرڈر کے تحت بند کیے گئے ہیں۔ اس کا notification کس نے کیا ہے۔ اگر کورٹ کے آرڈر زیس تو کورٹ کے وہ آرڈر زہمیں دکھادیں۔ اگر verbally کسی کے کہنے پر کیا گیا ہے تو یہ انتہائی غیر قانونی، غیر اخلاقی عمل ہے اس سے فوراً ہاتھ اٹھالینا چاہیے۔ بہت شکریہ جتاب اپیکر۔

**جباب اپیکر:** شکریہ جی میں صاحب۔

جناب محمد بنیں خان غنچی (پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ملکہ انگری): جناب اپیکر صاحب! بڑی مہربانی کر آپ نے مجھے time دیا اور جناب اپیکر صاحب! میں بتانا چاہوں گا کہ انہوں نے جو نیز استثنی کالوںی کا بتایا اور وحدت کالوںی کا وہ ایک proposal ہمارے CM صاحب نے بنایا تھا کہ اس ایسا میں مگر single story تو ہم فلیٹ بنائیں گے مگر وہ میں نے سی ایم صاحب سے بات کی ہے تو بھی انہوں نے کہا ہے کہ آپ

محبھے کچھ تاخم دیں اُن کو پتہ نہیں تھا اس بارے میں۔ اور میں نے سیکرٹری اسی اینڈ ڈبلیو سے بھی بات کی ہے وہ میرے حلقة کا ہے کوئی 8 سو یا 9 سو گھروں کا مسئلہ ہے وہ انشاء اللہ، اللہ نے چاہا۔ جس طرح اختر حسین لانگو صاحب نے کہا۔ ہم جل کر اُسی طرح کرنا چاہتے ہیں اُن کو مالکانہ حقوق پر یا جس طرح ہے اُن کو اُسی طرح چھوڑیں گے۔ اللہ نے چاہا گورنمنٹ اتنی سو نہیں رہی ہے۔ جتنا ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اور دوسری بات میں آپ کو بتاؤں کہ جن شور و مزکی بات کر رہے ہیں۔ میں اپنے دوست کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ residence area میں commercial activities نہیں ہو سکتیں۔ پس یہ کورٹ کا آرڈر ہے اور میں دو منٹ میں نے بات کرنی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ بات کرنے تو دیں۔ ملٹری صاحب کو بولنے تو دیں۔  
(مداخلت شور)

**میرا ختر حسین لانگو:** پھر یہ گل پلازہ کو بھی بند کر دیں۔ پھر بک لینڈ اور یہ جو جوتوں کی دکانیں ہیں اُن کو بھی بند کر دیں۔

**جناب اسپیکر:** اختر حسین آپ complete کرنے دیں۔ جی آپ بولیں آپ بتائیں۔  
پارلیمنٹری سیکرٹری برائے محکمہ کیوڈی اے ویو پی اینڈ ڈی: جناب اسپیکر صاحب! آپ نے مجھے بولا ہے اور میں دوست کو جواب دے رہا ہوں۔ اسمبلی کو جواب دے رہا ہوں آپ سن تو لیں۔ میں نے ان کی تسلی سے بات سنی ہے۔ ابھی ان کو بھی چاہیے کہ تسلی سے میری بات بھی سنیں۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ یقین کریں کہ کوئی شہر کے اندر اگر آپ کبھی بازار کی طرف جائیں، آپ جانہیں سکتے کہ کوئی شہر کے اندر اتنے مسائل ہو گئے ہیں۔ لوگ پیدل نہیں گھوم سکتے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ شہر کے اندر گودام ہیں شہر کے اندر موڑ گیراج ہیں شہر کے اندر موڑ سائیکلوں کے شور و مز ہیں رکشوں کے شور و مز ہیں اور ہمارا کیوڈی اے ڈیپارٹمنٹ بھی ابھی ہزار گنجی کے پاس اور دوسری location پر ہم ان کو شفٹ کرنے کے لیے، تاکہ شہر میں تھوڑی سی لوگوں کو سہولت ملے۔ اُس کو جناح روڈ پر اللہ بن لنس دیگا اگر ایسے پورٹ روڈ پر نکلے گا، تو لوگوں کو اور بھی سہولت ملے گی اور میرا حلقة ہے مجھ سے پوچھیں ہمارے عوام سے پوچھیں۔ آپ یقین کریں کہ کوئی گھوم نہیں سکتا اور جیسے دوسری طرف انہوں نے کہا کہ یا گورنمنٹ سورہ ہی ہے آپ خدا پر یقین کریں کہ گورنمنٹ پورے بلوچستان میں ہر جگہ پر کام کرو رہی ہے ہر جگہ پر تحریکیں میں ہر ضلع میں آپ یقین کریں کہ ایک گھر میں اڑائی ہوتی ہے مسائل ہوتے ہیں۔ اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ گورنمنٹ کو غلط بولیں۔ آپ یہ بتیں کہ پتہ نہیں یہ لوگ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جی

کہاں سے ٹیلی فون آ گیا کہاں سے یہ آ گیا مجھے توجیت ہوتی ہے ان کی ٹانکیں اس ٹائم کا نپتی ہیں کہ یہ کیا بول رہے ہیں کہ باہر سے آ کر یہاں دہشت گردی ہو رہی ہے۔ غیر ملکی یہاں دہشت گردی کر رہے ہیں اُن کا نام لیتے ہوئے سب کی ٹانکیں کا نپتی ہیں۔ بات یہ ہے کہ افغانستان میں بیٹھ کر آپ کے انڈیا ادھر دہشت گردی کرواتا ہے۔ اُن کا نام لیتے ہوئے سب کو گھبراہٹ ہوتی ہے کہ یا اللہ ہم نے ابھی وہ نام لیا۔ تو پھر ہمارے اوپر پتہ نہیں کیا عذاب آ جائیگا۔ یہ بھی حقیقت بولیں نا۔ کہ پاکستان کے اندر دہشت گردی ہمارا مخالف ملک کروار ہاہے۔ اُس ٹائم بات کرتے ہوئے نہیں۔ صرف اور صرف PSDP پر آپ آئیں۔ آپ ایک international lawyer کو بھی بلا ٹائیں سب کو بولا کر بتائیں کہ ہم لوگوں نے اگر تمام مطلعوں میں تمام تحصیلوں میں اگر کام نہیں کروار ہے ہیں تو آپ مجھے بتائیں اپوزیشن کے حلقوں میں کام نہیں ہو رہے ہیں تو آپ مجھے۔ آ کر ٹھیک کریں مسائل ہر جگہ ہوتے ہیں اگر کسی نے ذاتی طور پر زمین پر قبضہ کیا ہے یا ذاتی دشمنی ہے یا لین دین ہوا ہے گورنمنٹ سے یہ ڈی سی گیا ہے صحیح ہمارے نور محمد صاحب گئے ہیں میں کوئی نہیں تھا۔ میں ابھی پہنچا ہوں ایسے نہیں ہے کہ ہم نمائندگی نہیں کر رہے ہیں مگر اس طرح کا کردار دکھانا آپ سے لوگ پیار کرتے ہوں گے۔ آپ ایک اچھا message دیں تاکہ لوگوں کو پتہ لگے کہ یا رایک اچھا منسج جا رہا ہے آپ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ ہم ادھر سارے چور بیٹھے ہیں اور آپ سارے ایماندار بیٹھے ہیں کبھی آپ یقین کریں کہ باقی ملکوں کے بارے میں کوئی بھی اسمبلی کے اندر اس طرح کی باتیں ہوتی جو طرح آپ ہمارے اسمبلی کے اور آپ اعتراض کرتے ہیں ہمارے اداروں کے اور اعتراض کرتے ہیں آپ اپنا کردار تو دیکھیں کہ آپ اپنے اس کے اور بات کر کے کبھی بولتے ہیں یہ ہو گیا کبھی بولتے ہیں یہ گورنمنٹ آگئی اس طرح نہیں ہوتا ہے کردار دکھائیں اور تسلی کی سیاست کریں پریشان نہ ہو۔ جذباتی ہو کر فیس بک کے لیے وڈیو بنانا یہ کو ناساطر یقہ کا رہے ہم مانتے ہیں کہ نا جائز ہو رہا ہے اور غلط ہو رہا ہے چھوٹے موٹے مسائل ہوتے ہیں اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ مہربانی۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ، جی ملک سکندر صاحب۔ جی میدم زبیدہ صاحبہ۔

**محترمہ زبیدہ بی بی:** جناب میں کس طرح بات کروں کہ آپ کے سارے ماہیک خراب ہیں۔

**محترمہ شکلیہ نوید دھوار:** کسی اور کے ماہیک پر آپ چلے جائیں۔

**محترمہ زبیدہ بی بی:** چلو، میں کسی اور کے ماہیک پر جاتی ہوں۔

**جناب اسپیکر:** ماہیک کیسے کام نہیں کر رہا ہے۔ اپوزیشن کے خراب کروادیئے گئے ہیں۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں تبدیلی کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ گزشتہ 2 سال سے ہم اپنی اس اسمبلی کے مائیک ٹھیک نہیں کر سکے۔ اور آپ اس سے زیادہ کیا تبدیلی چاہتے ہیں۔ ہماری آواز ایک دوسرے تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس حکومت کے۔ وہاں سے معزز رکن اٹھ کر یہاں بات کر رہی ہیں یہ کیسی تبدیلی ہے 2 سال سے ہم اس پر بحث کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی میڈم زبیدہ صاحبہ۔

**محترمہ زبیدہ بی بی:** جناب اسپیکر! کل میرے گاؤں میں دن دیہاڑے سرکار کی پشت پناہی میں لینڈ مافیا نے میرے کزن صحبت خان کا کڑ کو شہید کیا۔ اور میرے چار عزیزوں کو شدید زخمی کیا۔ لینڈ مافیا دن دیہاڑے چار بجے ہمارے آبا اجداد کی زمینوں پر قبضہ کر رہے تھے جن کے روکنے پر لینڈ مافیا نے میرے کزن صحبت خان کو شہید کیا۔ جناب اسپیکر! ہمارے مقامی قبائل اس وقت کوئی میں غیر محفوظ ہیں۔ خصوصاً ہمارا علاقہ نواں کلی، سرہ غردگی، چشمہ، پر لینڈ مافیا کا یلغار ہے۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔ میں بطور احتجاج آج اجلاس میں نہیں بیٹھوں گی۔

(محترمہ زبیدہ بی بی کے ساتھ سارے اپوزیشن کے معزز ارکین اسمبلی نے احتجاجاز میں پر بیٹھ گئے)

**جناب اسپیکر:** جی۔

**میرا ختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر صاحب! میں اس کو تھوڑا سا clear کر لوں۔

**جناب اسپیکر:** بحث ٹو بحث نہیں ہوتا بس۔

**میرا ختر حسین لانگو:** جناب والا مین بھائی نے جھٹرح کہا کہ بس اڑے کو کوئی سے نکالا گیا سب چلے گئے کسی نے بات نہیں کی ٹرک اڑا کونکالا گیا اسی وجہ سے سب چلے گئے کسی نے بات نہیں کی۔ سبزی منڈی کو یہاں سے شفت کیا گیا سب چلے گئے کسی نے بات نہیں کی لیکن جناب والا! پہلے ان کو متبادل جگہ دی گئی تھی پھر یہاں سے شفت کیا گیا۔ آپ نے کہاں ابھی شوروم کی جگہ کہاں بنائی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ بھی درمیان میں بات کرتے ہیں۔ آپ کے جو colleagues ہیں۔ اس پر بحث چھوڑیں میں پھر کارروائی پر چلا جاتا ہوں۔

(شورمانی)

**جناب اسپیکر:** ایک منٹ ایک منٹ انکو اپنے colleagues کو تو آنے دو۔ جی مہربانی آپ لوگ بیٹھ جائیں بس آپ لوگ بیٹھ جائیں۔

## (مداخلت)

**جناب اسپیکر:** نہ میں کچھ کر سکتا ہے نہ آپ کچھ کر سکتے ہیں بحث نہیں کریں۔ میرے خیال میں آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں please-please شکریہ، شکریہ میں۔ یہ جو میدم زبیدہ کے ساتھ اپوزیشن کے سارے ارکان احتجاج پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سردار کھیتر ان صاحب، میرا سد بلوچ صاحب، مہربانی کر کے آپ آجائیں اور نور محمد دمڑ صاحب آپ بھی آجائیں اپوزیشن کو منا لیں۔ بس صحیح ہے آپ کیوں بحث کر رہے ہیں۔ آپ مہربانی کریں۔

**ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف):** جناب اسپیکر! آپ مجھے بولنے کا موقع دیں گے۔

**جناب اسپیکر:** پہلے آپ اپنے colleagues کو سیٹوں پر بٹھادیں۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر حکومت خوارک و بہبود آبادی):** جناب اسپیکر صاحب! میں نے جاگرگزارش کی ہے زبیدہ بی بی سے میں نے کہا ہے کہ جو واقعہ ہوا ہے حکومت بلوچستان اس کی مکمل انکوادری کرائے گی جو زیادتی ہوئی ہے ان کی باضابطہ گرفتاریاں کی جائیں گی جس کو شہید کیا گیا ہے ہم انکے غم میں برا بر کے شریک ہیں۔ اور انشاء اللہ حکومت ہر طریقے سے ان کی انکوادری کرائیں گی جو جو مجرم ہیں ان کو پکڑ جائیں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ میدم زبیدہ۔ اور تمام اپوزیشن کے دوستوں کا شکریہ کہ وہ واپس اپنی chairs پر بیٹھ گئے ہیں۔ جی ملک سکندر صاحب۔

**حاجی احمد نواز بلوچ:** سر! میرا ایک point of order ہے اس پر بولنا میں بہت ضروری سمجھتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** کوئی point of order نہیں ہے ابھی ختم ہے آپ لوگ بحث کرتے ہیں۔

**حاجی احمد نواز بلوچ:** سر! ہماری ماں، بیٹیں، اسلام آباد میں روڈوں پر بیٹھی ہیں۔

**جناب اسپیکر:** وہ بات آگئی ہے۔

**حاجی احمد نواز بلوچ:** تو ان سے عمران خان ملاقات کریں معدالت کے ساتھ جناب اسپیکر! ہماری ماں، بیٹیں وہاں روڈوں پر بیٹھی ہوئی ہیں 5 منٹ کسی گورنمنٹ کے بندے کے پاس نہیں ہیں کہ ان سے میں یہ کہاں کا انصاف ہے کہاں کی تبدیلی ہے۔ ہماری ماں، بیٹیں راتوں کو اسلام آباد کے روڈوں پر بیٹھی ہیں اور وہ وزیر اعظم صاحب خاموش بیٹھے ہیں ان پر میں شیم کہتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ۔ جی یہ بات ثناء بلوچ صاحب نے بھی کی آپ نے بھی کی۔ جی ملک صاحب۔

**قائد حزب اختلاف:** بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب! اب میں جناب کی توجہ ایک انتہائی دلخراش واقعہ کی

طرف دلاتا ہوں۔ میری بھن نے بھی اس پر احتیاج کیا۔ اور اس سے پہلے بھی شاید، ساتھی اس پر بولے ہیں، ہم نے جناب اسپیکر! اس اسمبلی میں بارہ یہاں لاقانونیت، امن و امان کی طرف توجہ دلائی ہے حکومت کی بھی آپ کی بھی اور یہاں کے تمام stakeholders سب کی۔ اور امن و امان سے متعلق یا لینڈ مافیا سے متعلق ہم نے ایک اپیشل، بلکہ دو دفعہ اپیشل اجلاس بھی requisite کیئے۔ جس پر ہم نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یہاں اب الفاظ کے معنی چیخ ہو رہے ہیں۔ شریف آدمی کو بلوچستان اور پاکستان میں زندہ رہنے کا حق بالکل حاصل نہیں ہے۔ لوگ اگر پڑھ لکھ لیتے ہیں تو وہ اسلحہ اور غنڈہ گردی اور ڈاکٹرانے میں بڑے، ہزار دفعہ سوچتے ہیں اور جن کے پاس تعلیم اگر اس قسم کی حالت دوبارہ اگر اس طرف جائیں تو یہ بلوچستان اور پاکستان کی بد قسمی ہو گی۔ ہم نے بارہ یہاں توجہ دلائی ہے کہ لینڈ مافیا ایک ایسا عجیب عذاب بن گیا ہے کوئی کے لیے، یہ سر عام کلاشکوف اہراتے ہیں۔ اور اپنے پیچھے بلاک سے بھرا ہوا ٹرک اپنے پیچھے چلا لیتے ہیں اور اس کے ساتھ پانی کی ٹینکی بھی ہوتی ہے۔ جہاں دیکھتے ہیں کہ ایک مظلوم ایک غریب آدمی ہے جدی پشتی وہاں کا زمیندار ہے وہاں کی زمین کامالک ہے لیکن شریف ہے آج کل شریف ہونا گالی ہو گیا ایماندار ہونا گالی ہو گیا۔

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب! یہ فور پر باتیں آگئی ہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** کل بھی اس قسم کا ایک واقع نواں کلی میں ہوا ہے جس کی آپ کے سامنے بھی ساری باتیں آگئی ہیں تو ہماری گزارش ہے جناب سے کہ کوئی میں اگر امن و امان کو برقرار رکھنا ہے یا لینڈ مافیا سے نجات پانی ہے تو کلاشکوف جو سر عام لوگ لے کر چلتے ہیں۔ اور اپنی گاڑیوں کے شیشے کا لے کر کے لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کرتے ہیں یہ وہ خود تو نہیں کر سکتے جب تک ان کی پشت پناہی نہ ہو اور پشت پناہی ظاہر ہے کہ ریاست ہے حکومت ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی ملک صاحب! یہ ساری باتیں فور پر آگئی ہیں آپ اس کو conclude کریں آگے کارروائی پر چلے جائیں گے۔

**قائد حزب اختلاف:** میری گزارش یہ ہے کہ اس واقعہ میں جملوٹ ہیں اُن کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے اور یہ assure کرایا جائے کہ اب کلاشکوف کچھ ختم ہونا چاہیے۔ شریف لوگوں کو اس بات پر مجبور نہ کیا جائے کہ وہ بھی کلاشکوف اٹھائیں اور یہ سمجھیں کہ نہ حکومت ہے نہ انتظامیہ ہے نہ کوئی سننے والا ہے نہ کسی کی شنوائی ہوتی ہے اپنی حفاظت خود کرنا پڑتی ہے۔ تو اب یہ ہاؤس جناب کرائے گا یہ رونگ دیں گے کہ عام لوگوں کو اس بات پر مجبور نہ کیا جائے کہ وہ خود اپنے دفاع کے لیے وہ بھی اپنا جتنا اُن کا بس چلے وہ

رہے اور پھر حکومت کو اس بات کا کوئی حق نہیں حاصل کر دیا کہ یہ کہے کہ جی تم کیوں غیر قانونی ہتھیار لے کر چل رہے ہو۔ غیر قانونی ہتھیار لے کر چلنے والے لوگوں کو۔۔۔۔۔

**جناب اسپیکر:** جی سردار کھیتر ان نے گورنمنٹ کی طرف سے کہا کہ ہم ان کو انجام تک پہنچائیں گے۔

**قائد حزب اختلاف:** تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ assure ہمیں ہاؤس سے حکومت سے چاہیے کہ آئندہ اگر اس قسم کی بات ہوتی ہے تو ہمارے علاقے کے لوگوں نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ جی ہماری کوئی نہیں سنتا تو اب ہم خود اپنا دفاع کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** assure دے دیا ہے گورنمنٹ کی طرف سے سردار کھیتر ان نے جی شکریہ نور محمد مڈر صاحب کے بعد آپ کی باری ہے میرا سد صاحب۔

**جناب نور محمد مڈر (وزیر محکمہ پی انجی ای):** شکریہ جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** گورنمنٹ کی طرف سے ایک دو توبولیں آپ آخر میں بولیں کیا ہوتا ہے جی۔

**وزیر محکمہ پی انجی ای:** جناب اسپیکر! ہمارے دوستوں نے بڑی مفصل بتیں کیں اور خاص کر کل یا گز شترات نواں کلی میں جو واقعہ ہوا یقیناً ایک افسوسناک واقعہ ہوا اور پھر ان کے لواحقین اور نواں کلی کے لوگ قبائل سب نے وہ لاش ایئر پورٹ روڈ پر رکھ کر احتجاج آرڈ کو بندر کیا تھا تو اس میں میں بھی گیا اور ہمارے ملک صاحب بھی موجود تھے وہاں کیونکہ ان کا حلقة انتخاب ہے میں داد دیتا ہوں ملک صاحب کے ثبت رویے کا جو آج اُس نے اُس دھرنے کے دوران ایک کردار ادا کیا یقیناً وہ لوگ مظلوم تھے ظلم ہوا ہے زیادتی ہوئی ہے صحبت خان شہید، یقیناً ایک جوان اور لکھا پڑھا انسان تھا اور اپنی زمین اور اپنی ہی جائیداد پر کوئی لوگ بدمعاش یا لینڈ مافیا یا professional لوگ جا کر اُن کو بے دردی سے مارتے ہیں۔ بات کرنے سے پہلے کوئی دلائل دینے سے پہلے یہ یقیناً ایک قابلِ نہمت بات ہے اور اس طرح کے واقعات کا ادراک ہونا چاہیے یقیناً یہ نواں کلی ایک بڑا مسئلہ بن گیا اور میرے خیال میں ہمیں اسکا ایک serious notice لینا چاہیے وہ اس لیے کہ وہاں مقامی جو قبائل ہیں مقامی قبائل یقیناً محب وطن لوگ ہیں اور لکھے پڑھے انسان ہیں وہاں سارے اور ہمارے government servant ہیں اور کاروباری لوگ ہیں تو وہاں کچھ لوگ اس طرح کے جو کہ دن رات اپنے آپ کو سرمایہ دار بنانا چاہتے ہیں اور professional لوگ ہیں اُن کے صرف یہ صحبت خان نہیں وہاں بہت سارے مظلوم لوگوں کی جائیدادوں پر دن دیرہاڑے قبضے کر کے بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ میرے خیال میں ہمارے لیے یقیناً ایک چیلنج کی بات ہے۔ تو آج ہمارے اس دھرنے میں ڈی سی صاحب بھی گئے اور انہوں نے

دھرنے والوں کو یقین دہانی کرائی اور اس سے پہلے انہوں نے جو اقدامات کیے تھے وہ بھی دھرنے والوں کو بتا دیا اور ساتھ ساتھ ان کو یہ بتا دیا کہ یہ جو criminals ہیں ان کی سرکوبی اور بخشنی کرنے کرنا گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اور آپ لوگوں کا احتجاج یقیناً ریکارڈ ہوا۔ یقیناً ظلم اور زیادتی ہوئی ہے آپ مظلوم ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں تو اس یقین دہانی کے ساتھ ساتھ آج اس فلور کے توسط سے ہم اپنی بہن اور اپنے بھائیوں کو اور اپنے اپوزیشن کے ہمارے جو دوست ہیں ان کی ہربات کو ہم غلط بات نہیں کہہ سکتے یہ بات یقیناً کسی حد تک ان کی جائز ہے اور صحیح ہے اگر ان لوگوں کی بخشنی نہ کی گئی تو مجھے ایک آنے والے دور میں ایک مقامی لڑائی جھگڑے کی بوجھ محسوس ہو رہی ہے وہ آپ سے کیونکہ۔۔۔

**جناب اسپیکر:** آپ گورنمنٹ ہیں آپ اس پر اقدام کریں ناں؟

**وزیر یحکمہ پی ایچ ای:** گورنمنٹ یقیناً اس پر اقدام کر رہی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ گورنمنٹ ہیں cabinet آپ ہیں ناں؟

**وزیر یحکمہ پی ایچ ای:** کرنے والے ہیں اسی لیے آج اس فلور کے توسط سے ہمیں اس معاملہ کو تھوڑا سا serious لینا چاہیے۔ وہ اس لیے کہ مقامی قبائل یقیناً آج جوان کا جو غم و غصہ تھا اور ان کا جو صبر کا پیمانہ تھا وہ یقیناً لبریز ہونے والا ہے اور ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے یہ شریف لوگ ہیں وہاں جو criminal اور professional ہوں یہ لوگ ہیں جو بندوق کے ساتھ کھلتے ہیں۔ اگر میں یہ کہہ دوں کہ یہ cross the border یہ لوگ آئے ہیں یہ ان چیزوں سے عادی ہیں ابھی ان کا ذریعہ معاش بھی ہے کہ وہ نوال کلی میں لوگوں کو تنگ کر کے لوگوں کی زمینوں پر ناجائز طور پر اسلحے کے زور پر قبضہ کر کے وہ غریب لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں یہ ہماری گورنمنٹ کی یقیناً ذمہ داری بنتی ہے میں بھی یہی کہتا ہوں کہ کم سے کم ان ایسے واقعات کا سد باب ہونا چاہیے کہ آئندہ کے لیے اس طرح کا کوئی واقعہ رونما نہ ہو۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔

**وزیر یحکمہ پی ایچ ای:** اگر دوبارہ اس طرح کا واقعہ رونما ہو گیا تو شاید پھر ہمارے کنٹرول میں اس طرح کے معاملات نہ آ جائیں لیکن آج DC صاحب کی انتظامیہ نے یقین دہانی کرائی ہے اور مجھے امید ہے انشاء اللہ گورنمنٹ اس پر ایکشن لے گی۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ شکریہ نور محمد مژر صاحب۔

**وزیر یحکمہ پی ایچ ای:** گورنمنٹ نے پہلے بھی action لیا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ انکی نشاندہی فوری طور پر

کرنا چاہیے اور اس طرح معاملات میں ہم سب ایک ہونے چاہئیں۔ شکر یہ جناب اپیکر صاحب!

**جناب اپیکر:** شکر یہ دمڑ صاحب جی میرا سداللہ بلوچ صاحب فلور آپ کو دینا ہوں۔

**میرا سداللہ بلوچ (وزیر مکملہ سماجی بہبود وغیرہ تعلیم):** Thank you جناب اپیکر صاحب! ایک اہم مسئلہ پر میں پورے ایوان کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں ایک اہم نقطے پر میں آپ کے توسط سے پورے ایوان کو مخاطب ہو کر اس مسئلے پر تو قافو قا اس ایوان میں بحث بھی ہوئی ہے اور قرارداد بھی پیش کی گئی ہے لیکن بقول ایک فلاسفہ کے ”جہاں عدل اور انصاف ہو گا تو ہاں چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور بلند و بالگ آواز سے کوئی چلانے کی ضرورت نہیں ہے“، جہاں انصاف نہیں ہو گا وہاں آپ جتنی بھی چلاں میں وہ سنتے نہیں ہیں۔ یہاں ہم بولتے ہیں بلند آواز سے بھی بولتے ہیں نرم لمحہ میں بھی بولتے ہیں۔ لیکن وہ آواز سنی نہیں جاتی۔ اسی لیے پھر انارکی پیدا ہوتی ہے حالات خراب ہوتے ہیں۔ جناب اپیکر صاحب! ہم بنیادی چیزوں پر جب بات کرتے ہیں ہمیں وہاں سے لوگوں نے اس لیے اس فلور پر بھیجا ہے کہ ہم اُنکے بنیادی جو fundamental rights کا دفاع کریں وہاں کچھایکی با تیں رکھیں جو حکمرانوں کی ذمہ داری ہے۔ میں گیا تھا کہ اپنی جناب اپیکر صاحب! اپنے علاج کے لیے۔ تو جنوری میں بس کا accident ہوا۔ 6 dead bodies پنجگور میں نے کچھ دیئے پھر اس فروری میں پھر بس کا accident ہوا جس میں 15 شہید ہوئے ان کو میں نے پنجگور بھیج دیا اس روٹ کی وجہ سے اس کو شاہراہ قاتل بولیں نا انصافی کی شارع اس کو بولیں۔ حکمرانوں کی نا سمجھی اور سنگ دلی اس کو ہم بولیں۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کو ہر وقت لاشون کا تحفہ مختلف حوالے سے دیا جا رہا ہے ہمیں انسان ہی نہیں سمجھ رہے ہیں ہم کب تک یہ لاشون کی گنتی کریں گے تاکہ ان کی وہ century وہ پوری ہو جائے اُس کے بعد یہ کام شروع کریں گے ملک ایک ہی ہے ایک ہی آئین ہے اس ملک کا کے ارد گرد جو surrounding ہیں یہ صوبہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے کوئی شک نہیں ہے کہ اس ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے یہاں کی شاہراہیں زیادہ ہیں لیکن 12 کروڑ کی آبادی ہم سینکڑوں لاشون کوئی بندہ accident نہیں ہوتے ہیں اور ایک کروڑ 20 لاکھ کی آبادی ہم سینکڑوں لاشون کوئی جگہ سے اپنے باپ سے محروم ہوتا ہے کوئی باپ اپنے بیٹے سے، انجینئر، ڈاکٹر سے محروم ہوتا ہے کوئی ماں اپنے بخت جگر سے جدا ہوتی ہے۔ تو روناہر وقت کبھی رونے کی آواز ڈوب سے آتی ہے کبھی چمن میں سے آتی ہے کبھی پنجگور سے آتی ہے کبھی پورے بلوچستان میں لوگ روتے ہیں مختلف بسوں میں مختلف لوگ بیٹھتے ہیں میں سمجھتا ہوں جناب اپیکر صاحب! اس ملک نے جتنے بھی لوں لیے ملین ڈالر کے حساب سے مختلف ممالک، فرانس کے لوں

ان کے اوپر ہے world bank کے لوں ان کے اوپر ہے IMF کے لوں ان کے اوپر ہے یہ ملک اور اسٹیٹ نے لیے ہیں اُس ریاست میں بلوچستان بھی شامل ہے اگر ان وزن کا آدھا حصہ اگر نہیں تو چھٹا حصہ یہاں خرچ کر لیتے تو کم از کم آج یہ روڈ مکمل ہوتا۔ وہ اپنی جگہ IMF یہ جو ہمارے سی پیک کا چرچا ہو رہا ہے 56 بلین ڈالرجو معاملہ ہوا۔ یہ ساری سڑکیں سپر ہائی وے، موڑوے اور اور بیخ لائن یہاں کیوں نہیں بن رہی ہیں جناب اسپیکر صاحب! اخباری نمائندے بھی اوپر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کے توسط سے جناب عمران خان سے کہتا ہوں کہ آخر میں ایک اچھا کام تو آپ کریں۔ باقی نہیں کر سکتے ہیں thank you جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ میرا سد صاحب واقعی آپ نے جو پوائنٹ ریز کیا جس چیز کی نشاندہی کی واقعی اسکی بہت زیادہ ضرورت ہے پرائم منستر نے بارہاں پر اعلان بھی کیا کہ ہم اس روڈ کو موڑوے اور ہائی وے نہیں بنائیں گے لیکن کم از کم اس روڈ کو وطرفہ کریں گے واقعی ہماری بہت قیمتی جانیں اس میں ہم سے جدا ہو گئیں اور بہت افسوس ناک واقعہ بھی پیش ہوا ہے آپ نے ہاؤس کی توجہ اس طرف دلائی واقعی پورے بلوچستان کا ہم ایشو ہے اور ہم پرائم منستر صاحب کو بھی request کریں گے اور کوشش کریں گے کہ ملاقات بھی کریں اور میدیا کے تھرو بھی اسکے گوش گزار کریں کہ یہ روڈوں کو مہربانی کر کے سپر ہائی وے میں تبدیل کریں ہر جگہ موڑوے بن رہے ہیں اور ہر چیز کے اعلان ہو رہے ہیں لہذا بلوچستان کی طرف سے کوئی کراچی کا روڈ ہے اور باقی روڈز ہیں ان کو مہربانی کر کے ہائی وے، جی ٹی روڈ تو کم از کم ایسے تو بنا دیں کہ ہمارے لوگوں کی جوزندگیاں ہیں وہ ہم سے جدا نہ ہوں کیا پتہ کل اس روڈ پر ہم لوگ جا رہے ہیں کوئی بھی جا سکتا ہے اس راستے پر کسی کو بھی یقین نہیں ہے کہ وہ اپنی منزل تک پہنچ سکریا سد صاحب آپ نے ہاؤس کو اس طرف متوجہ کروایا۔ جی اصغر علی ترین صاحب۔

**جناب اصغر علی ترین:** یہ نوٹس جو آپ نے اسمبلی میں پیش کیا جس میں ہمارے جو ڈیلی و تجزی ملازم میں ہیں ان کو برطرف کیا گیا ہے سو سے زائد ہمارے ضلع میں نہیں تمام اضلاع میں اور تمیں چار ماہ سے فنڈ بھی بند ہے ہر جگہ کچھ روں کا ڈھیر لگا ہوا ہے ہرگلی میں ہر گھر کے سامنے بالخصوص جو کار پوریشن کا ایریا ہے تو اس دن ہمارے منستر صاحب نہیں تھے وہ شاید کسی کام سے out of station تھے تو آج بیٹھے ہیں kindly آج آپ ان سے یہ جو توجہ دلاؤ نوٹس جو پچھلے سیشن میں، میں نے یہاں لایا تھا اس کے متعلق اگر بتایا جائے؟

**جناب اسپیکر:** توجہ دلاؤ نوٹس اس دن میرے خیال میں پیش نہیں ہوا ہے ناں اگر ڈیفر ہو گیا ہے تو اگلے اجلاس میں ہے۔

**جناب اصغر علی ترین:** تو یہ دلاؤ نوٹس kindly آپ ان سے کہہ دیں کہ اس کا جواب مل جائے ہاؤس کے سامنے۔

**جناب اسپیکر:** سردار صاحب کو میرے خیال میں پتہ ہے کہ نہیں۔ سردار صاحب آپ کے نالج میں کیونکہ اس دن آپ نہیں تھے توجہ دلا و نوٹس میں۔

**سردار صاحب محمد بھوتانی (وزیر بلدیات):** توجہ دلا و نوٹس میری طرف جو اسمبلی کی کارروائی بھی تھی اس میں میں نے دیکھا ضرور تھا، پڑھا بھی تھا لیکن اس دن میں اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا جناب اسپیکر! میرے دوست کو یہ شکایت ہے کہ صفائی نہیں ہو رہی ہے اور ڈیلی و تجزی جو ملازم میں ہیں انکو تخواہیں نہیں مل رہی ہیں یہ درست ہے میں نے سی ایکم صاحب سے بھی کہا تھا اور ہم نے لوکل کونسل گرانٹ کمیشن کی پندرہ دسمبر کو ایک میٹنگ کی تھی اور اس میں طے ہوا تھا کہ ڈولپمنٹ فنڈ دیا جائے گا اور نان ڈیلوپمنٹ فنڈ کے لئے جنوری میں میٹنگ ہو گی جنوری میں وہ میٹنگ نہیں ہوئی فروری میں ہوئی لیکن اس میں بھی کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا انہوں نے کہا کہ بعد میں اسے دیکھیں گے وہیں میٹنگ میں کہا کہ کچھ دونوں میں دیا جائے گا لیکن بعد میں بتایا گیا کہ پھر جب ہم نے approach کی کہ جی چار ماہ سے نہ صفائی ہو رہی ہے شہروں کی اور شہروں میں گندپھیل رہا ہے لوگوں کی شکایت ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ڈیلی و تجزی پر جو ملازم میں ہیں انکو تخواہیں مل رہی ہیں تو اسکے لئے ہمیں نان ڈولپمنٹ فنڈ میں پیسے دیئے جائیں۔ تو جواب یہ ملا کہ جی تمام اب تو اسکے بعد اس پر کہتے ہیں کہ یہ ہوئی اچھائی کہ ہمارا جو lower staff ہے جو ریگولر ہے اور پیشرز ہیں انکی بھی دو ماہ سے تخواہیں بند ہیں تو اسکے لئے بھی بات کی گئی تھی انہوں نے کہا کہ کیبنٹ میں اب آئیں اور کیبنٹ اس پر فیصلہ کرے گی تو مجھے یہ چیز سمجھ میں نہیں آ رہی کہ کیبنٹ ایک پی ایس ڈی پی پر reflect ہمارا لوکل گورنمنٹ کا جو بحث ہے گیا رہ بلیں وہ دو سال سے نہیں مل رہا ہے اور کوئی چار ماہ سے اب تو پیشرز اور lower staff کی جو تخواہیں بند ہیں تو یہ پوزیشن ہے تو میں آپ کے اور رکان کے سامنے اسکی میں وضاحت کر رہا ہوں آگے جو قسم میں ہو گا وہ دیکھا جائے گا۔

Thank you very much.

**جناب اسپیکر:** جی شکر یہ سردار صاحب۔

**جناب اصغر علی ترین:** اگر ہاؤس میں اس قسم کی جو عموم سے مسئلک مشکلات کی ہم ہاؤس میں کوئی پوائنٹ ریز کرتے ہیں تو وہاں سے ہمیں ایک پیغام آتا ہے کہ آپ سو شل میدیا کے لئے تقریر کر رہے ہیں آپ کو اندازہ نہیں ہے آج جناب اسپیکر صاحب جو یہ پوائنٹ ہم پچھلے دو سیشن سے اٹھا رہے ہیں آج منظر صاحب نے خود اس بات کی قدریق کر دی کہ یہ واقعی جو گورنمنٹ ہے یہ کام نہیں کرنا چاہ رہی (ڈیکس بجائے گئے) یہ دیکھیں جناب اسپیکر یہاں خضدار کا نمائندہ بیٹھا ہوا ہے یہاں پیشیں کے بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ تمام اضلاع کے بیٹھے ہوئے ہیں

تقریباً ہر بندے کو یہ مسئلہ درپیش ہے اگر کوڑا کر کٹ سی ایم ہاؤس کے سامنے اگر ڈیلی جمع ہو یہاں چار چھوٹ پیپر خالی کیئے جائیں پھر شاید ان کو اندازہ ہو۔ وی، وی آئی پی ایریا تو بند ہے یہاں بھی گیٹ لگایا وہاں بھی گیٹ لگایا نہ ہی کوئی اندر جاسکتا ہے نہ کوئی اندر سے باہر آسکتا ہے بڑی مشکل ہے لیکن ہم فیلڈ میں جا کر دیکھیں ایک ہوتا ہے جناب اسپیکر صاحب ہم لوگ آفس میں بیٹھے ہوں ہم سے روزانہ چار بندے آرہے ہیں مل رہے ہیں بھائی آپ بہت اچھا کر رہے ہیں ایک ہے فیلڈ کی بات آپ فیلڈ میں جائیں وہاں گراونڈ میں جائیں کہیں کہ فیلڈ میں آئیں عوام Face کریں پھر پتہ چلتا ہے جناب اسپیکر صاحب! میری گزارش ہے کہ ان سے کہیں کہ فیلڈ میں آئیں عوام کے مسائل مشکلات ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی منستر صاحب نے کہہ دیا ہے جو پوزیشن ہے۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب یقیناً آپ اندازہ نہیں لگاسکتے کہ جتنے بھی وہاں کے رہائشی ہیں یہ سب پریشان اور بیزار ہیں کوئی بھی کچھ اٹھانے والا نہیں ہے کوئی نالی کھولنے والا نہیں ہے اگر آپ بات کرتے ہیں تو سننے والا کوئی نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! اس پر کوئی رو لنگ آپ دیں آپ دیکھیں آپ کو منستر صاحب نے یہ تمام پوزیشن کلیسر کر دی وضاحت کر دی اور پھر آپ کا فرض بتاتا ہے آپ کا حق بتاتا ہے آپ چیزیں کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ، جی کھیزان صاحب، ان کے بعد آپ کھیزان صاحب آگے کے 2028ء کے چیف منستر ہیں ابھی کے نہیں۔

**سردار عبدالرحمن کھیزان (وزیر ملکہ خوراک):** جناب اسپیکر صاحب! باقی با تیں ہمارے ساتھیوں نے ادھر سے بھی ہوئیں اور ادھر سے بھی ہوئیں ایک چیز کی میں یہاں نشاندہی کروں گا بلکہ دو چیزوں کی قانون سازی ہر گورنمنٹ کا حق ہے چاہے وہ صوبائی ہے یا مرکزی حکومت ہے یہ پارلیمنٹ ہوتی ہے یہاں قانون سازی ہوتی ہے پھر آگے جا کے اس کو Implement مختلف جگہوں سے کیا جاتا ہے پچھلے دنوں ہمارے وزیراعظم صاحب نے دو چیزیں کہیں جن سے مجھے ذاتی طور پر دکھ ہوا اور میرے پورے ایوان کو بھی شاید اس کا دکھ ہو گا۔ پہلی بات اس نے ایک تقریب میں کہی میں لاہور میں تھا میں نے خود سنی کہ جی بلوچستان کو بہت فنڈ زدیے جاتے تھے اور یہاں کے سردار اور نواب وہ فنڈ زکھا جاتے تھے دوسرا قانون سازی کی طرف آرڈیننس کی طرف یہ چلے گئے کہ جی اوپن بیلٹ پیپر سینٹ میں اسکی مخالفت نہیں کر رہا ہوں اور اپن بیلٹ ہو یا سیکرٹ بیلٹ پیپر ہو لیکن اس کو قانون کی صورت میں ایک majority ہے آئین میں ترمیم ہے two,third majority ہے جو بھی سلسلہ ہوتا ہے اس میں دکھ والی بات یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! کہ اس میں 65 کا ایوان ہمارا ہے تین سو اکٹھر

ہے یا تین سو اکتالیس ہے پنجاب کا اسی طریقے سے سو کے قریب میرا خیال کے پی ہے اور اسی طریقے سے سندھ ہے کوئی سات سو آٹھ سو ایم پی ایز بنتے ہیں جن میں منظر زبھی ہیں چیف منظر زبھی ہیں یہ سب صوبائی کے اور قومی اسمبلی میں جو کپیٹ کی سیٹیں ہیں تاثر یہ دیا گیا کہ یہ سب بکاؤ مال ہیں انکی منڈی لگتی ہے اور وہاں خرید و فروخت ہوتی ہے مجھے ذاتی طور پر دکھ بھی ہوا اور ہمارے تمام لوگوں کا استحقاق بھی محروم ہوا، ہوں گے اس میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ یہ آٹھ سو بندے نہ ایماندار اور مطاف میں بیٹھ کر اپنے دفاتر چلاتے ہیں لیکن دکھ کی بات یہ ہے کہ اس نے تمام لوگوں کو اس میں شامل کیا میں اس پر پر زور طریقے سے احتجاج کرتا ہوں کہ یہ غلط ہے دوسرا بات یہ ہے کہ ہم منتخب نمائندے ہیں ہمارا حساب ہر پانچ سال کے بعد ہوتا ہے ہم اگر اپنے علاقے کی یا لوگوں کی خدمت نہ کریں تو گن پونٹ پر کوئی ووٹ نہیں لے سکتا آج کے دور میں پرانی تاریخوں میں ہو گا آج کے دور میں خدمت کو دیکھا جاتا ہے پھر جہاں تک سردار اور نواب کا سوال ہے سردار اور نواب کا رشتہ اس کا اپنی قوم کے ساتھ باب بیٹھے والا ہوتا ہے ماں بیٹی والا ہوتا ہے یہ کہنا کہ جی سردار کھا گئے کھانے والوں کی نشاندہی ان کو کرنی چاہیے جو کھا گئے ہم منتخب نمائندے ہیں ہم اپنے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں ہم ووٹ لے کر آتے ہیں ہم چور دروازے سے نہیں آتے۔ تو مہربانی کر کے یا اپنی تاریخ دُرست کر لیں پرائم منظر صاحب اور یہ الفاظ پورے پاکستان کی پارلیمنٹ کے لئے ہم ایک غیر پارلیمانی الفاظ اسے کہیں گے ایک قائم کی گالی ہے کہ جی یہ بکاؤ مال ہے۔ کوئی بکاؤ مال نہیں ہے ہر ایک کے پاس ضمیر ہے اور کسی کی مہربانی سے کوئی نہیں جیت کے آتا ہر ایک کی اپنی خدمات ہیں سلسلہ ہے تو یہ میرا خیال ہے کہ ہر ایم پی اے ہر منظر ہر چیف منظر کا انہوں نے ایک قائم کا یہ استحقاق محروم کیا ہے باقی جہاں تک سوال ہے بلوچستان کے حوالے سے بہت ساری چیزوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ land grabbing جناب اسپیکر! اس طرف کے لوگ۔ جہاں کوئی کے خاص کر مخاطب کر رہا ہوں کہ پہچلنے ادوار میں لیٹرینیں قبضہ کی گئی ہیں۔ اڑے قبضہ ہو گئے، مارکیٹیں قبضہ ہو گئیں۔ کوئی قبرستان نہیں ہے جس میں ہمارے شہداء نہیں ہیں جو ان پالتوں کتوں نے مارا ہے جو انڈیا کا نوالہ کھاتے ہیں یا افغانستان سے ٹرینگ کر کے وہاں سے پناہ لے کے یہاں ہماری law enforcement agencies کے لوگوں کو شہید کرتے ہیں یہاں دھماکے کرتے ہیں کل یہاں سریاب میں ہمارے ایف سی پر بم بلاسٹ کیا گیا کون ہیں۔

**جناب احمد نواز بلوچ:** یا ویسٹرن بائی پاس کا علاقہ تھا سریاب کا نام بدنام نہ کریں۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران:** جی ویسٹرن بائی پاس ٹھیک ہے بروئی کا علاقہ ہے، کوئی نہیں ہے بارکھاں ہے،

بارکھان نہیں پھگور ہے، پھگور نہیں تربت ہے ذوب ہے۔

جناب احمد نواز بلوچ: اسمبلی کے فورم پر درست بات کرنی چاہیے۔

وزیر یحکمہ خوارک: ٹھیک ہے مامٹھیک ہے۔ یہ سرزی میں ہماری ہے یہ یہاں کے لئے وائے والے چاہے وہ پشتوں ہیں بلوچ ہیں سنڈھی ہیں ہزارہ ہیں پنجابی ہیں کھیڑان ہیں یہ ہماری سرزی میں ہے میں اسپیکر صاحب! آپ کو ذمہ داری کے ساتھ آخر میں دولظ کہتا ہوں کہ آج بھی یہی law enforcement agencies ہمیں allow نہیں کرتیں کہ ہم ان کا قلع قلع کریں اگر یہمیں اجازت دیتے ہیں تو قبائل، قبائل کو روکنا ایک دوسرے کونا پا تو لا ہوا ہے ہم نے، ہم ایک دوسرے کو روک سکتے ہیں یہ جو دہشت گرد آتے ہیں ان کا ہم قلع قلع قبائلی طور پر کر سکتے ہیں لیکن کیا ہے کہ ہمیں قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جاتی کہ ہم ان دہشت گروں کو ایک منطقی انجام تک پہنچا سکیں۔ یہ تو دعا میں مانگیں کہ ان کو بچانے والے یہی لوگ ہیں یہ جو law enforcement agency ہیں تو کونسا آپ کا قبلیہ کمزور ہے کہ آپ کے قبلے میں باہر کا دہشت گرد آ سکتا ہے یا ادھر جتنے بھی ساتھی میٹھے ہیں یہ کوئی کھبی بن کر نہیں اگا ہے۔ ہر آدمی ایک قبلے سے تعلق رکھتا ہے اور قبلیہ، قبلیہ کی طاقت جانتا ہے اسی طریقے سے میرے ساتھ مری کا بارڈر ہے، لگٹی کا بارڈر ہے ہم ایک دوسرے کا ناپ توں کر سکتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ ہمیں ان کا تعاون چاہیے۔ میں حلفاً کہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! میں ابھی پنجاب میں دو ماہ گزار کے آیا ہوں، شام کو ہماری مجلسیں ہوتی تھیں ایم پی ایز کے ساتھ، منسٹر کے ساتھ، چیف منسٹر سے ملا۔ وہ جیران ہیں کہتے ہیں کہ ہم مرکز میں بھی ہماری حکومت اور پنجاب میں بھی پیٹی آئی کی حکومت۔ بلوچستان میں تو مرکز میں ٹھیک ہے ایک آدھ منسٹر ہے۔ آپ صوبائی level پر ساری زندگی آپ کا رونا یہی ہے کہ فنڈ زنہیں ہیں ہم نے بتایا جتنی ڈولپمنٹ بلوچستان میں ہو رہی ہے اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ یہ پنجاب کے ایم پی اے کے الفاظ ہیں میں حلفاً کہ رہا ہوں اور اس دور میں جتنے فنڈز۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب! complete کر دیں۔

وزیر یحکمہ خوارک: تو آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں، آپ نشاندہی کریں، ہم نے سر آنکھوں پر آپ کی تنقید کو لیا ہے۔ ہم ہر طریقے سے آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ بھی منتخب نمائندے ہیں، آپ کا تعاون چاہیے۔

thank you very much.

جناب اسپیکر: شکر یہ سردار صاحب۔ میرے خیال میں ابھی اس کو مختصر کر دیں۔ جی کوئی سے باہر نکل کر آپ بنا میں۔

**میریوس عزیز زہری:** جناب اسپیکر! سردار صاحب بتارہے ہیں کہ ہم نے development کی ہے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں میرے حلقے میں سردار پانچ کلومیٹر روڈ دکھادیں۔۔۔۔

**جناب اسپیکر:** اُس کو چھوڑیں وہ آپ نے challenge کر دیا ہے۔ سردار کیا جواب دیں گے آپ نے کورٹ میں challenge کیا ہے، بس ختم۔

**میریوس عزیز زہری:** ہم ان کا احترام کرتے ہیں وہ ہمارے بڑے ہیں، دوسری بات جناب اسپیکر! مختصر یہ کہنا تھا کہ لوکل گورنمنٹ کی بات اصغر بھائی نے کر دی، لوکل گورنمنٹ کے لوگوں کی تنخوا ہوں کی بات کی۔ ہمیں اب شک یہ آ رہا ہے کہ دوسرے departments کی تنخوا ہیں بھی بند ہوں گی۔ تو سردار صاحب ہمیں یقین دہانی کروادیں کہ یہ سردار صاحب سے ہو سکتا ہے کہ نہیں۔ نہیں ہو سکتا تو ہم جو 65 بندے ہیں اپنی تنخواہ سے کچھ کاٹ کر ان کو دے دیں گے، لوگ بھوکے بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں کچھرا اگر CM House کا گیٹ تو بند ہے پھر ہم سردار صاحب کے گھر کے سامنے جا کر کچھرا ڈال دیں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔

**میریوس عزیز زہری:** تو خداراً آپ ہمیں یقین دہانی کروائیں ابھی منظر ہے، ابھی ان کا آپس کا ہمیں پتہ نہیں کہ مشرنوں کا اور CM صاحب کا، CM صاحب کو بھی دل بڑا رکھنا چاہیے، وہ وزیر اعلیٰ ہیں ان کا ان چھوٹی چیزوں پر یہ فنڈ بند کرنا۔۔۔۔

**جناب اسپیکر:** میں ابھی اُس پر بات کرتا ہوں۔

**میریوس عزیز زہری:** ہمارا فنڈ بند کر دیں۔ ہماری اپوزیشن کا فنڈ انہوں نے بند کر دیا، لیکن اس کا ہمیں کوئی حل بتا دیں۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ، جی سیکرٹری صاحب ایسا کریں کہ ایک اور letter لکھیں Chief Secretary کو کہ جو BDA کے ملازمین ہیں جب تک ان کا فیصلہ نہیں آتا ان کے گھر میں بھی بچے ہیں اور ان کو کیوں نان شبیہ کا محتاج کرتے ہیں۔ فور پر یہ چیز آئی ہے کہ ان کو تنخوا ہیں نہیں مل رہی ہیں تو مہربانی کر کے ان کی یہ چیزیں بھی دیکھ لیں کیونکہ تنخوا نہیں دی جا رہی ہے اور جب تک کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تب تک ان کی تنخواہ دی جائے۔ اور دوسری بات فلور پر یہ آئی کہ مختلف علاقوں میں۔۔۔۔

(آذان مغرب)

**جناب اسپیکر:** جی دوسری ایک اور letter لکھیں کہ فلور پر ہاؤس کے سامنے یہ بات بھی آئی ہے کہ مختلف

علاقوں میں، Chief Secretary and IG Police کو لکھیں کہ دوسو، تین سورو پے مختلف اُس پر videos بھی بہت جگہ پر viral ہوئی ہیں check posts پر۔ تو یہ بھی اپنے کمشنز اور DPOs سے کہیں کہ کم از کم کسی کو روزگار اگر نہیں دے سکتے تو ان سے روزگار مت چھینیں۔ کوئی مزدوری کر رہا ہے کوئی کچھ کر رہا ہے تو یہ چیزیں بھی وہ اپنے کمشنز اور DPOs کو، غیر قانونی check posts اگر ہیں تو ان کا بھی نوٹ لیں اور ہمیں بھی اس پر مطلع کریں کہ کیا کارروائی کی گئی۔ میں Chief Secretary سے فون پر بات کرلوں گا۔ اُس کا بھی لکھیں کہ فلور پر اعلان کیا ہے تیسری بات یہ ہے کہ daily wages پر جو لوک گورنمنٹ میں اگر ہم پسی نہیں دیں گے تو صفائی کیسے ہو گی اور چیزیں بہتر کس طرح کریں گے۔ تو اس کے بھی جتنے Points ہیں اُس چیز کے۔ جی ملک صاحب! آپ آئے ہیں پہلے، اکبر مینگل صاحب۔

**میرا کبر مینگل:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ خضدار میں settlement کی طرف لانا چاہوں گا۔ اس وقت خضدار میں گورنمنٹ کی طرف سے settlement کے نام پر قبائل کی زمینوں کو گورنمنٹ کے نام پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ جناب اسپیکر یہ زمینیں تاریخی طور پر۔۔۔

**جناب اسپیکر:** اس کے متعلق آپ اگلے اجلاس میں قرارداد لائیں۔

**میرا کبر مینگل:** Khan of Kalat کی سند موجود ہے میرے پاس اس وقت میں لے کر آیا ہوں جو اُس کی copy ہے باقاعدہ ان قبائل کو منتقل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 85ء کی اسمبلی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو خضدار کی زمینوں کے سلسلے میں تھی۔ اُس نے بھی اپنا فیصلہ سنایا، جس کی copy میرے پاس موجود ہے اور وہ وہاں کے مقامی قبائل کو منتقل کی گئی۔

**جناب اسپیکر:** اس کے متعلق آپ اگلے اجلاس میں باقاعدہ قرارداد لائیں۔

**میرا کبر مینگل:** اور یہ زمینیں اُنکی باقاعدہ compensation ہے اُنکی بھی کاپیاں ہیں میرے پاس، فوری طور پر اس کو کم از کم بند تو کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** اس پر ruling تو نہیں ہو سکتی۔ جی احسان شاہ صاحب۔

**سید احسان شاہ:** شکر یہ جناب اسپیکر! میں اس ایوان کے فلور پر ان تمام دوستوں کی توجہ چاہتا ہوں ایک عوامی مسئلے پر۔ جناب والا! ڈسٹرکٹ کچ اور گوادر، دونوں کو ملا کر تقریباً 15 لاکھ کی آبادی بنتی ہے۔ لیکن جناب اس 15 لاکھ کی آبادی کو جو سب سے بڑا شہر ہے ہمارے ملک کا کراچی، ہمارے لوگ بیماریوں کے سلسلے میں کراچی جاتے ہیں اور کار و باری حضرات کا بھی آنا جانا لگا رہتا ہے۔ آپ یوں سمجھ لیجئے کہ ترتیب سے daily

تمیں بسیں، میں کم کہہ رہا ہوں تیس بسوں سے زیادہ daily کراچی آتی جاتی ہیں۔ اسی طرح سے گواہ میں۔ لیکن جناب! الیہ یہ ہے کہ یہ جب اپنے point سے نکل کر تربت سے یا گواہ سے موافق گوٹھ تک پہنچتے ہیں جناب والا! ان کو کم از کم کوئی سترہ، اٹھارہ posts کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُس میں ایک ایجنسی نہیں ہے، اُس میں کو سٹ گارڈ بھی ہے، FC بھی ہے، تربت سے نکلتے ہوئے ہمارے excise والے بھی ہیں، لیویز بھی ہے، پولیس بھی ہے۔ ہر جگہ جس کا جہاں دل چاہے، جس کا اپنا area ہے اُس نے اپنی check post لگائی ہوئی ہے۔ اور جناب والا! جانے والوں سے سوال کیا کیا جاتا ہے، میں خود بھی کئی مرتبہ اور میرا آنا جانا اکثر اسی روڈ پر ہوتا ہے، پوچھتے یہ ہیں کہ جی آپ کہاں سے آ رہے ہیں، جی میں تربت سے آ رہا ہوں، کہاں جا رہے ہیں، جناب میں کراچی جا رہا ہوں یا اور ماڑہ جا رہا ہوں یا پسندی جا رہا ہوں۔ اس کے علاوہ وہ اور کچھ نہیں پوچھتے، کوئی یہ بتائے اگر سو گاڑیاں یا ایک ہزار گاڑیاں دن میں جاتی ہیں سب سے یہی ایک سوال ہے۔ نہ اس سے ان check post والوں کا کوئی فائدہ ہے نہ وہ جو لوگ جا رہے ہیں ان کا کوئی فائدہ ہے، جن گاڑیوں کو روک کر انہوں نے اپنا حساب کتاب لینا ہوتا ہے وہ تو علیحدہ ہے۔ لیکن عام اگر کرو لا پر آپ جا رہے ہیں تب بھی وہ روکتے ہیں، تو میری گزارش یہ ہوگی اُن ادارے سے کہ مہربانی کر کے random checking کا ایک سلسلہ start کیا جائے۔ مثلاً سو گاڑیاں چلی گئیں ایک روک دیں، دس گاڑیاں چلی گئیں ایک روک دیں۔ اگر ہوتا ہمیں اعتراض نہیں ہے، اس کے علاوہ جناب والا! اُن سے پوچھا جائے ابھی تک اس عمل سے آپ نے کتنے ہشتگرد وہاں گرفتار کیے، کتنے wanted لوگ وہاں سے آپ نے گرفتار کیے؟ ایک بھی نہیں ہوگا۔ لیکن اس سے کیا ہے لوگوں کی عزت نفس مجرموں ہو رہی ہے۔ اور دوسری جانب سے جناب! اُن غریب لوگوں نے اگر نہیں دیکھا ہے لیکن میں نے اور آپ نے اور اس اسمبلی میں پیٹھے ہوئے بہت سارے ایسے ممبران ہیں جنہوں نے یہ دیکھا ہے کہ حیات آباد، جس کا بارڈر لگتا ہے افغانستان کے ساتھ، اور ہم اکثر یہی کہتے ہیں افغانستان سے لوگ آ کر ہشتگردی پھیلاتے ہیں ہمارے ملک کے اندر۔ جناب والا! حیات آباد سے اور ہمارا capital سب سے اہم جگہ اسلام آباد گیا ہوں ایک چیک پوسٹ پر بھی مجھے نہیں روکا گیا۔ ہم انڈیا کو جو ازلی دشمن سمجھتے ہیں، مظفر آباد سے جناب والا! آپ اسلام آباد آئیں آپ کو ایک جگہ بھی نہیں روکا جاتا۔ بلوچ غریبوں نے کیا گناہ کیا ہے؟ بلوچوں کا گناہ یہ ہے کہ ہم وفادار ہیں ریاست کے ساتھ؟ جناب والا! میری گزارش ہوگی کہ ایجنسیوں کو پابند کیا جائے checking سے ہمیں اعتراض نہیں ہے random checking ہوتا ٹھیک ہے۔ لیکن یہ جو عزت نفس مجرموں کرتے ہیں لوگوں کی اس پر ہمیں

اعتراف ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا serious notice لینا چاہیے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔۔۔ (داخلت)۔۔۔ جی میرے خیال میں آپ point of order پر تین دفعہ کھڑے ہو گئے ہیں۔

**میریونس عزیز زہری:** بہت ضروری ہے۔ جناب اسپیکر! ہمارے BP-20 پیشیں سے ہمارے نئے منتخب ہونے والے سید عزیز اللہ آغا صاحب وہ منتخب ہو گئے ہیں تو انکے حلف کا آپ کوئی time اگر پیر کو۔۔۔

**جناب اسپیکر:** جو ہنسی Notification ہوگا۔

**میریونس عزیز زہری:** ہو گا تو کوئی date announce کر دیں گے اس کیلئے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں جو ہنسی Notification ہو جائے گا پھر اس کے لئے اعلان کر دیں گے۔

**میریونس عزیز زہری:** پھر اضافی خرچ کرنا پڑیگا آنا جانا اگر اس کو ختم نہیں کریں تو اس کو continue کریں؟

**جناب اسپیکر:** یہ تو one point ہے۔ جی ملک صاحب۔ اسکا جو ہنسی ہو جائیگا وہ کر لیں گے۔

**میریونس عزیز زہری:** one point نہیں ہے اسپیکر صاحب! اس میں بہت سارے Points آگئے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** لیکن وہ تو آپ لوگوں کے لئے تھوڑا، ہم نے کہا کہ کارروائی ڈال دیں ویسے basically نہیں ہوتا۔

**میریونس عزیز زہری:** ہمیں خوش کرنے کیلئے وہ بھی کر لیں تو بہتر ہو گا میرے خیال میں۔

**جناب اسپیکر:** وہ ہو جائیگا وہ کر دیں گے۔ کوئی ایک دو دن میں ہو جائے گا۔ إنشاء اللہ اسکا کر لیں گے۔

**میریونس عزیز زہری:** اس کو continue رکھیں۔

**جناب اسپیکر:** continue نہیں ہو گا۔ جی شکریہ زہری صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** point of order جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں۔

**جناب اسپیکر:** آپ جاتے ہیں کوئی چیز یاد کر کے پھر آ جاتے ہیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** نہیں نہیں یہ جو لوکل گورنمنٹ کی بات ہو رہی تھی میں اُس وقت آپ سے اجازت لینا چاہتا تھا لیکن آپ نے اجازت نہیں دی منظر صاحب چلے گئے میرا بھی سوال اُسی سے متعلق تھا اصل بات یہ کہ۔

**جناب اسپیکر:** سوال تو ہو ہی نہیں سکتا۔ اب اُس وجہ سے، Question Hours میں آ جاتے۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** ایک اہم مسئلہ ہے اگر آپ سنیں تو میرے خیال میں۔۔۔

جناب اسپیکر: ابھی منٹر نہیں ہے تو کیا کرنا ہے۔

ملک نصیر احمد شاہ ہوانی: وہ میرے خیال میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آجایگا پھر آپ بات کریں۔

ملک نصیر احمد شاہ ہوانی: ٹھیک ہے اگر آپ کہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: زادبعلی ریکی صاحب بھی نہیں ہیں اور نصر اللہ ذیرے صاحب بھی نہیں ہیں منشہ صاحب تو ہیں، اکتوber defer کر دیں questions کو۔ وقفہ سوالات ختم۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### رخصت کی درخواستیں

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: رخصت کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ منظور ہوئی۔۔۔ آپ جائیں گے پھر منظور کون کریگا۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب شاء اللہ خان زہری صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: انجینئر زمرک خان اچنڈی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر عمر خان جمالی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر سعیم احمد کھوسہ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میرزا عبدالی ریکی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ بشری رند صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ فریدہ بی بی صاحبہ نے خجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ باولیل صاحبہ نے خجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

### ابوان کی کارروائی

کوئی رکن صوبائی اسمبلی قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرے۔

محترمہ ماہ جینین شیران (پارلینمنٹری سیکرٹری برائے مکملہ قانون و پارلیمانی امور ارتقی نسوان): میں ماہ جینین شیران پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتی ہوں کہ قاعدہ نمبر 231 کے تحت اسمبلی چیمبر اہال کو بروز بده مورخہ 3 مارچ 2021ء کو سینٹ انتخابات 2021ء کے Polling Station قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا قاعدہ 231 کے تحت اسمبلی چیمبر اہال کو بروز بده مورخہ 3 مارچ 2021ء کو سینٹ انتخابات کیلئے Polling Station قرار دیا جائے؟۔۔۔ (مدخلت)۔۔۔

یہ تو اسیبلی ہے۔ آیا منظور کی جائے؟ آپ کدھر زیادہ ہیں آپ تو بہت کم ہیں۔۔۔  
تحریک منظور ہوئی۔ لہذا قاعدہ 231 کے تحت اسیبلی چیمبر اہال کو بروز بدھ مورخہ 3 مارچ 2021ء کو سینٹ  
انتخابات کیلئے Polling Station قرار دیا جاتا ہے۔ اب گزارش ختم ہو گئی ہے۔  
اب میں گورنر کا حکم نامہ۔۔۔ (مداخلت)

قائد حزب اختلاف: انکو آپ لکھ بھی سکتے تھے کہ جی اسکو تین چار دن کے بعد کر دیں تاکہ ہمارا۔۔۔۔۔۔  
جناب اسپیکر: دوبارہ کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف: ہمارے ساتھی ہیں وہ حلف اٹھا سکے تو آجایا گا ٹھیک ہے۔ ہم requisite کر لیں گے۔

جناب اسپیکر: جو نہیں Notification ہو جائیگا ہم کر لیں گے۔  
قائد حزب اختلاف: کر بھی سکتے تھے لیکن نہیں ہو سکا۔

جناب اسپیکر: آغا جان آپ نے بات کرنی تھی، ہو گیا؟

## ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article 109 (b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973. I Justice (R) Amanullah Khan Yasinzai, Governor Balochistan. hereby order that on conclusion of business, the Session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Friday, the 19th February, 2021.

جناب اسپیکر: اب اسیبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک متوقی کیا جاتا ہے۔  
(اسیبلی کا اجلاس شام 6 بجکر 49 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆